مسیحی مبادیات

مصنفین

جان ہال، اولیور المینڈ سمتھ

مترجم

فیاض انور

مسیحی مبادیات

مصنفین

جان ہال، اولیور المینڈ سمتھ

مترجم

فیاض انور

ناشرین ---------------------------- ونگ سولز کرائسٹ منسٹریز

مصنفین ---------------------------- جان ہال، اولیور المینڈ سمتھ

مترجم ---------------------------- فیاض انور

معاونین ---------------------------- زینت ناز، جینفر فیاض

پروف ریڈنگ ---------------------------- محبوب ناز، مالک الماس

نظر ثانی ---------------------------- روبن جان

کمپوزنگ ---------------------------- فیاض انور

تعداد ---------------------------- 10000

بار ---------------------------- اوّل

فہرست مضامین

تعارف

یہ سریع الفہم کورس مسیحی اِیمان کے بارے میں آگاہی فراہم کرتا ہے۔ اِس کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ بائبل کیا سکھاتی ہے۔ اِس کورس کو اِنفرادی یا اِجتماعی مطالعہ بائبل میں اِستعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ ازحد لازم ہے کہ آپ بائبل مقدس کے حوالہ جات کو پڑھیں اور اُن پر غور کریں کہ وہ کیا کہتے ہیں، تا کہ آپ خود جان سکیں کہ بائبل مقدس کیا سکھاتی ہے۔ آپ کا اِیمان محض خُدا کے کلام پر ہونا چاہیے، کیوں کہ یہ بہت ضروری ہے کہ جو کچھ خُدا نے اپنے کلام میں ظاہر کیا ہے آپ اُس پر یقین رکھیں۔

اگر آپ نے ابھی تک مسیح کو قبول نہیں کیا تو ابھی اپنے گناہوں کا اِقرار کریں اور جیسے بائبل مقدس میں بیان کیا گیا ہے، اِس بات پر اِیمان لائیں کہ یسوع مسیح آپ کا نجات دِہندہ ہے۔ اگر آپ مسیحی ہیں تو یہ کورس آپ کو بارہ بنیادی عنوانات سے متعارف کرائے گا اور آپ کے اندر ایک مضبوط بنیاد قائم کرے گا اور جب آپ کلامِ مقدس کا مطالعہ یا اُس کی منادی کریں گے تو یہ آپ کے اندر کلامِ مقدس کی تفہیم کو پروان چڑھائے گا۔

یہ کورس اِس تناظر میں لکھا گیا ہے کہ بائبل مقدس خُدا کا سچا کلام اور حتمی اِختیار ہے۔ ہمیں لازماً اِس پر اِیمان رکھنا اور اِسے عمل میں لانا چاہیے۔ اِس کے مطالعہ کے دوران آپ کو مختلف عقائد، کیٹی کزمز، کلیسیائی اِقرارالایمان اور خاص طور پر سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ 1689 (2LCF) اور بپٹسٹ کیٹی کزم کے اِقتباسات ملیں گے۔ کلیسیائی تاریخ سے اِس طرح کے بیانات بائبل مقدس کی تعلیمات کو صریح اور دُرُست ثابت کرتے ہیں۔ ہم آپ کو رائے دیں گے کہ آپ لازمی اِن عقائد، کیٹی کزمز اور اِقرارالایمان کا مطالعہ کریں۔ اِن میں اِستعمال ہونے والے کچھ انگریزی اَلفاظ اب متروک ہو چکے ہیں (مثال کے طور پر قدیم انگریزی کے کچھ اَلفاظ کے آخر پر ''eth'' کو اب ختم کر دیا گیا ہے)۔ تاہم اُن کے اَلفاظ میں ترمیم نہیں کی گئی بلکہ لفظوں کو خارج کرنے کی بجائے اِلٰہیاتی زُبان کو واضح کیا گیا ہے۔ آپ مزید مطالعہ اور رہنمائی کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جاسکتے ہیں:

www.brokenwharfe.com

اِس کورس میں کلامِ مقدس کے حوالہ جات کو نمایاں کر دیا گیا ہے، اور اَمدادی مواد کو بریکٹ میں رکھا گیا ہے
(اگر آپ مزید مطالعہ کرنا چاہیں تو آپ اُس اَمدادی مواد کی طرف رجوع کر سکتے ہیں)۔

سبق 1

بائبل مقدس

یہاں سے ہی کیوں آغاز کیا جائے؟ ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ سچائی کیا ہے؟

اِس کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ بائبل مقدس دعویٰ کرتی ہے کہ خُدا ہم سے کلام کر رہا ہے۔ یہ فیصلہ کرتے وقت کہ سچائی کیا ہے، ہم بہت سے ایسے دعوؤں سے تذبذب کا شکار ہو جائیں گے جو کلامِ مقدس سے ہم سری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ہم کلامِ مقدس کے بارے میں بھی شک کا شکار ہو جائیں۔ کیا یہ سب فیصلہ کرنے کا معاملہ نہیں ہے؟

اِس بات کا فیصلہ کرنے کے لیے کہ سچ کیا ہے، ہمارے پاس متعدد اِنتخابات ہیں:

1) ہم اپنے فہم پر بھروسا کریں، قطع نظر کہ ماہرین یا اِنٹرنیٹ اِس کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

2) ہم اِس بات پر بھروسا کریں کہ لوگوں نے قدیم زمانے میں کیسے تعلیم دی اور اُن کے تجربات سے اِستفادہ کریں۔

3) ہم اپنے فہم پر بھروسا کریں کہ کیا دُرست ہے اور اپنے تجربات پر یقین کریں۔

4) یا مندرجہ بالا بیان کی گئی تمام باتوں کا مرکب۔

اِن تمام اِنتخابات کے متبادل جو ہماری تفہیم کی کوشش کے نتیجے میں وجود میں آتے ہیں، اِن کا مقصد خُدا کی طرف نگاہ کرنا ہے کہ وہ ہم پر سچائی کو عیاں کرے۔ اگر ہم خُدا کی طرف سے ایک معتبر مکاشفہ حاصل کرتے ہیں، تو ہم اِس بات پر یقین کر سکتے ہیں کہ سچ کیا ہے۔

خُدا کیسے اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے؟

ایک نظریہ، یہ ہے کہ خُدا براہِ راست کسی شخص کے ذہن اور جذبات کے ذریعے اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ اِس میں مسئلہ یہ ہے کہ یہ لازمی طور پر باطنی ہوتا ہے، اور ہم مسلسل اِس خطرہ میں ہیں کہ ہم غیر معتبر خیالات اور احساسات کے ذریعے دھوکا کھا سکتے اور گمراہ ہو سکتے ہیں۔

تاہم اگر خُدا اپنے آپ کو ہم پر کلام کے ذریعے ظاہر کرتا ہے، تو یہ تحریری صورت میں ہوگا، یوں ہمارے پاس ایک ٹھوس اور معتبر ذریعہ ہوگا، جس پر ہم اعتماد کر سکتے ہیں، اِسے ہی بائبل مقدس اِلٰہی مکاشفہ کہتی ہے۔
2- تیمتھیس 16:3 کا مطالعہ کریں!

ہرایک صحیفہ خُدا کے اِلہام سے ہے

بائبل مقدس چھیاسٹھ کتابوں کا مجموعہ ہے، جسے مختلف اِنسانی لکھاریوں نے پندرہ سو سالوں میں قلم بند کیا۔ اِس کی کہانی کچھ یوں ہے:

خُدا نے دُنیا کو اچھا بنایا۔ پہلے مرد اور عورت نے نافرمانی کی اور اپنے گناہ کی وجہ سے دُنیا میں موت اور تباہی لانے کا سبب بنے۔ خُدا نے ایک نجات دِہندہ (چھڑانے والا، بچانے والا) کو بھیجنے کا وعدہ (بائبل میں جسے عہد کہا گیا ہے) کیا تاکہ وہ نسلِ اِنسانی کو گناہ اور اُس کے تباہ کن اَثرات سے بچائے۔ پورے عہد عتیق میں یہ وعدہ خُدا کے عہد کے ذریعے اُس کے چنے ہوئے لوگوں (اِسرائیل) کے وسیلہ پروان چڑھا۔

عہد جدید نجات دِہندہ کی زندگی (اناجیل اربعہ میں) اور اُس کی تعلیمات کے اَثرات (اَعمال اور خطوط میں) کے متعلق بیان کرتا ہے۔ عہد جدید کی آخری کتاب خُدا کے لوگوں کی فتح اور خُدا کی حتمی عدالت اور ہر قسم کی بدی پر فتح کے شادیانہ کے بارے میں بات کرتی ہے۔ جب نجات دِہندہ واپس آئے گا تو وہ نئی زمین اور نئے آسمان کے ساتھ ایک نئے دَور کا آغاز کرے گا، جہاں وہ اپنے بچائے ہوئے لوگوں کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حکمرانی کرے گا۔ ایک ٹائم لائن بنائیں اور جو کچھ آپ بائبل مقدس کے بارے میں پہلے سے جانتے ہیں وہ اُس میں لکھیں۔

بائبل مقدس دعویٰ کرتی ہے کہ وہ نسلِ اِنسانی کے لیے خُدا کا اِلہام ہے۔ یہ معتبر اور مکمل طور پر قابل بھروسا ہے۔ پطرس نے اِسے اپنے خط (2۔پطرس 1:16-21) میں واضح کیا۔ یہ ہمیں ایک قطعی اِنتخاب فراہم کرتا ہے: آیا کلامِ مقدس کے لکھاریوں نے ہم سے جان بوجھ کر جھوٹ بولا اور دھوکا دیا، یا پھر اُنھوں نے حقیقی طور پر خُدا کے اَلفاظ کو تحریر کیا۔ بائبل مقدس نے اپنے آپ کو ہر ایک کسوٹی کے لیے پیش کیا اور ہر ایک اَعتراض کا جواب دیا اور اپنے آپ کو معتبر اور سچا ثابت کیا۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ خُدا نے ہم کو تخلیق کیا کہ ہم اُس کا کلام قبول کریں، وہ سب کچھ جانتا ہے اور اُس نے کچھ چیزوں (جن کو جاننا ہمارے لیے ضروری تھا) کو مختلف طریقوں

سے ہم پر ظاہر کیا جن کو ہم آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

بائبل مقدس کے مصنفین کے دعووں پر غور کریں

عہدِ عتیق میں سے: خروج 27:34؛ یسعیاہ 1:8،5؛ زبور 4:33، 30:18، 7:19-11

عہدِ جدید میں سے: 2- تیمتھیس 16:3؛ 2-پطرس 1:16-21؛ مکاشفہ 1:1-3

ہمیں بائبل مقدس کے اِختیار کے دعووں پر کیوں یقین کرنا چاہیے؟

ہمیں بائبل مقدس کے اِختیار کے دعووں پر یقین کرنا چاہیے کیوں یسوع مسیح جو خُدا کا بیٹا ہے اُس نے اپنے آپ کو مکمل طور پر اُس کے سپرد کر دیا۔ عہدِ عتیق اور عہدِ جدید میں اُس نے اپنے لیے اُسی اِختیار کا دعویٰ کیا۔ اُس نے کسی دُوسری کتاب میں اِس طرح بیان نہیں کیا۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات پر غور کریں:

متی 4:19؛ متی 17:5-18؛ یوحنا 17:12-17؛ یسعیاہ 1:61-2؛ لوقا 4:17-21؛ یوحنا 5:37-39؛ یوحنا 6:14۔

خُداوند یسوع مسیح خُدا کا بیٹا ہے اور اُسے آسمان سے اِس لیے بھیجا گیا کہ وہ خدا باپ کی مرضی کو پورا کرے اور اُسے ہم پر ظاہر کرے (یوحنا 1:14-18)۔ اُس نے عہدِ عتیق کو مکمل طور پر معتبر اور خدا کا کلام سمجھا، اُس نے اپنے اور اپنے مقصد کی تفہیم کو ظاہر کرنے کے لیے عہدِ عتیق کے حوالہ جات کا اِستعمال کیا۔ اُس نے دعویٰ کیا کہ وہ عہدِ عتیق میں بیان کی گئی پیشین گوئیوں کی تکمیل اور اِنسانوں کے لیے خُدا کا حتمی مکاشفہ ہے۔ کیا ہمیں بھی بائبل مقدس کے بارے میں ایسا ہی روّیہ نہیں رکھنا چاہیے؟

(غور کریں کیسے خُداوند یسوع نے متی 4:1-11 میں آزمایش پر غالب آنے کے لیے صحائف کا اِستعمال کیا، اور لوقا 20:27-40 اور یوحنا 10:35 میں بھی مخالفین کے تمام سوالوں کا جواب کلامِ مقدس میں سے دیا۔ یقیناً وہ عہدِ عتیق کو مکمل طور پر معتبر اور قابل بھروسا سمجھتا تھا)۔ یسوع اِس بات کو سمجھتا تھا کہ اُس کی تعلیمات خُدا کی طرف سے ہیں اور اُس کا تمام اِختیار خُدا کی طرف سے ہے جس نے اسے بھیجا ہے (یوحنا 7:16-17؛ یوحنا 12:49)۔

عہدِ جدید مکمل طور پر اِس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ یسوع مسیح کی تمام باتیں معتبر اور قابل بھروسا ہیں۔

اُن باتوں کو یسوع مسیح کے شاگردوں نے رُوح القدس کے اِلہام سے قلم بند کیا، جس کو بھیجنے کا اُس نے وعدہ کیا تھا (یوحنا 26:14؛ یوحنا 14:16)۔

یسوع نے عہدِ عتیق کو خُدا کے اِلہامی کلام کے طور پر جانا اور اُس نے بدن میں رہتے ہوئے لوگوں سے وہ کلام کیا۔ اِس کے علاوہ اُس نے رسولوں کو یہ یقین دِہانی کرائی کہ رُوح القدس تمام سچائی کی راہ کی طرف اُن کی رہنمائی کرے گا، اِس وجہ سے اُنھوں نے اُس کی موت اور جی اُٹھنے کے بعد عہدِ جدید کو مکمل کیا۔ رسولوں نے جب اُسے تحریر کیا تو اُنھوں نے واضح طور پر اُسے سمجھا: مندرجہ ذیل حوالہ جات کا مطالعہ کریں، اِن کا ذِکر ہم پہلے سے ہی کر چکے ہیں: 2-پطرس 3:15-16؛ 1-تھسلنیکیوں 2:13؛ عبرانیوں 1:1-3۔

(عہدِ جدید کے لکھاریوں نے عہدِ عتیق کے بہت سے اِقتباسات کیے، جیسا کہ عبرانیوں 1:5 میں زبور 2 اور عبرانیوں 3:7-11 میں زبور 95 کا اِقتباس کیا گیا)۔

کلامِ مقدس میں بیان کیے گئے دعووٴں کی تائید کے لیے ہمارے پاس بہت سے اثبات موجود ہیں:

- یسعیاہ 53 اور زبور 22 میں بیان کی گئی پیشین گوئیاں اپنے لکھے جانے کے کئی سالوں بعد پوری ہوئیں۔
- بائبل مقدس کی کہانی اور اُس کے پیغام کی یگانگت کئی صدیوں اور مختلف لکھاریوں کے باوجود ایک ہی رہی۔
- بائبل مقدس میں بیان کیے گئے تمام دعووٴں اور مقاصد کی تکمیل ایک لاثانی اَمر ہے اور اِس کے پیغام کے وسیلہ سے کئی لوگوں نے نجات کو حاصل کیا۔

غور کرنے کے لیے سوالات

1۔ کیا اَلفاظ اہمیت رکھتے ہیں؟ گلتیوں 3:16 کی روشنی میں یہ بہت ضروری ہے کہ آپ دُرُست ترجمہ کریں، جو اَصل زُبانوں کے قریب تر ہو۔

2۔ کیا کلام مکمل ہے؟ مکاشفہ 22:18-19؛ اِستثنا 12:32؛ زبور 119:105، 130

3۔ کلام کی تکمیل میں آدمیوں نے کیا کردار اَدا کیا؟ اَعمال 1:16؛ لوقا 1:70؛ اَعمال 3:18

4۔ اگر بائبل مقدس واقعی خُدا کا کلام ہے تو ہمارا اِس کے متعلق روّیہ کیسا ہونا چاہیے؟

یوحنا 8:31-32 ؛یعقوب 1:21؛ یوحنا 10 :27؛ زبور119 :9-16؛ یوحنا 7:16-17

5۔ کیوں بہت سے لوگ بائبل مقدس کے دعووُں کو آسانی کے ساتھ مسترد کر دیتے ہیں؟

خلاصہ

- بائبل مقدس خُدا کا کلام ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اور اِس لیے یہ سچی ہے۔
- مصنفین نے رُوح القدس کی تحریک سے اِس بات کو جانا کہ وہ خُدا کا کلام تحریر کر رہے ہیں۔
- یسوع مسیح نے تمام صحائف کو خدا کا کلام کہا۔
- اگر بائبل مقدس سچی ہے اور ہمارا خالق اِس کے وسیلہ ہم سے کلام کرتا ہے تو اِسے نظر اَنداز کرنا بہت بڑی حماقت ہوگی۔

سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ سے

صرف مقدس صحائف ہی معتبر، سچے اور لاخطا ہیں اور ایمان، فرماں برداری اور ہر طرح کے نجات بخش علم کی بنیاد محض اُنہی پر ہے۔

سوالات

1۔ آپ بائبل مقدس کو کیوں خُدا کا کلام سمجھتے ہیں؟

2۔ کیا آپ بائبل مقدس کو خُدا کا کلام تسلیم کرنے میں کسی قِسم کی دِقت محسوس کرتے ہیں؟ اگر آپ کسی قسم کے تذبذب کا شکار ہیں تو اُسے اپنے پاس لکھ لیں اور اُس کے ممکنہ جوابات کے بارے میں سوچیں۔ اگر آپ کو پھر بھی کسی بات کو سمجھنے میں مسئلہ ہے تو اپنے پادری یا کسی بالغ مسیحی سے رابطہ کریں۔

3۔ بائبل مقدس میں خُدا ہم سے کلام کرتا ہے۔ اِس کے ہماری زندگیوں پر کیا اَثرات مرتب ہونے چاہئیں۔ کیا آپ اپنی زندگی میں اِس کے اَثرات کی ایک مثال دے سکتے ہیں؟

مزید مطالعہ کے لیے

1. Nothing but the Truth, Brian Edwards (Evangelical Press)

2. Can We Trust the Gospels? Peter J Williams (Crossway)
3. Profiting from the Word, A W Pink (Banner of Truth)

سبق 2

زندہ خُدا

خُدا کو جاننا کیوں ضروری ہے؟

زیادہ سے زیادہ وجوہات پر غور کریں۔ پھر یوحنا 17:3 کا مطالعہ کریں، خُدا کو جاننے کی برکت اور خُدا سے ناواقف رہنے کے اَنجام کو دیکھنے کے لیے یرمیاہ 22:4 کا مطالعہ کریں۔

اِنسان خُدا کو کیسے جان سکتا ہے؟

تخلیق اور ضمیر ہم پر ظاہر کرتے ہیں کہ خُدا ہے، وہ بھلا اور راست ہے۔ جیسے ہم سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ میں پڑھتے ہیں: ''فطرت کا ظہور، تخلیق کا کام اور اِلٰہی فضل خُدا کی بھلائی، حکمت اور اُس کی قدرت کو ظاہر کرتے ہیں اور وہ اپنے فضل سے اِنسانوں کو معاف کرتا ہے۔

- تخلیق ظاہر کرتی ہے کہ ایک خُدا موجود ہے جو جلیل اُلقدر، عظیم اور بھلا ہے (زبور 19:1-6؛ رومیوں 1:18-20)۔
- ضمیر خُدا کی راست باز فطرت کو ظاہر کرتا ہے اور یہ اِنسان میں خُدا کی شبیہ اور اُس کی صورت کا نقش ہے (رومیوں 2:14-15؛ واعظ 7:29)۔
- اِس کی روشنی میں کسی بھی شخص کے لیے یہ دعویٰ بے وقوفی ہے کہ کوئی خُدا نہیں ہے۔ فطری قوانین جو ہمارے چوگرد موجود ہیں اُن کی روشنی اور ہمارے باطن میں موجود راست بازی کی موجودگی میں کیا یہ کہا جا سکتا ہے؟ اَلحاد (خُدا کا اِنکار کرنا) کو اَنتھک کوشش سے ہی قائم رکھا جا سکتا ہے، جیسا پہلے کہا گیا کہ ''ملحد'' کو کسی خُدا پرست سے زیادہ اِیمان کی ضرورت ہے

چناں چہ اب، ہم تخلیق اور ضمیر کے ذریعے اِدراک حاصل کرنے تک محدود ہیں اور یہ نجات کے لیے کافی ہے۔ جیسا کہ ہم نے 2LCF Ch1 Pa1 میں پڑھا:

''فطرت، تخلیق اور اِلٰہی فضل خُدا کی حکمت، قدرت اور اُس کی بھلائی کو ظاہر

کرتے ہیں، تاکہ آدمیوں کو کوئی عذر باقی نہ رہے، پھر بھی وہ خُدا اور اُس کی مرضی کا علم دینے کے لیے کافی نہیں جو نجات کے لیے ضروری ہے۔ اِس لیے یہ خُداوند کو خوش کرتا اور اُسے ظاہر اور مقدس صحائف کو ظاہر کرتا ہے"۔

ہم صریحاً جان سکتے ہیں کہ خُدا کیسا ہے اور وہ ہم سے اپنے خاص مکاشفہ کے متعلق کیا توقع رکھتا ہے، یعنی خدا ہم سے اپنے تحریری کلام اور اپنے بیٹے کے وسیلہ کلام کر چکا، جب وہ مجسم ہوا (یوحنا 1: 14؛ عبرانیوں 1:1-3)۔

بائبل خُدا کے بارے میں کیا کہتی ہے؟

- بپٹسٹ کیٹی کزم A7 میں مختصراً بیان کرتا ہے کہ بائبل خُدا کے متعلق کیا سکھاتی ہے: خُدا رُوح، لامحدود، اَبدی اور اپنی ذات، حکمت، قدرت، پاکیزگی، اِنصاف، نیکی اور سچائی میں لاتبدیل ہے۔ خُدا رُوح ہے (یوحنا 4:24)۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟ جیسا ہم نے 2LCF Ch2 Pa1 میں پڑھا کہ "خُدا نہایت پاک، نادِیدنی اور بے بدن رُوح ہے"۔ اِس کا مطلب ہے کہ خُدا مختلف اَجزا سے مِل کر نہیں بنا، بلکہ وہ پاک ذات ہے، وہ نادِیدنی اور لافانی ہے، اُسے کسی طرح سے جُدا نہیں کیا جا سکتا، اُسے ختم نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اُسے تخلیق کیا جا سکتا ہے۔
- لامحدود اور اَبدی ہے (زبور 90:2؛ 1- تیمتھیس 1:17)۔ اِس کا مطلب ہے کہ خُدا وقت اور حدود کی قید سے ماورا، آزاد اور تمام خامیوں سے مبّرا ہے (خروج 15:11؛ زبور 147:5)۔
- لاتبدیل ہے (ملاکی 3:6؛ یعقوب 1:17)۔
- حکمت، قدرت اور پاکیزگی کا منبع اور ہر طرح کے کمالات کا سرچشمہ ہے (خروج 3:14)

مزید برآں، خُدا کی ذات کا جوہر تثلیث ہے، واحد خُدا تین اقانیم پر مشتمل ہے۔

- خُدا ایک شخصیت ہے، وہ محض کوئی تصور یا خیال نہیں، اُس نے اپنے آپ کو شخصی طریقوں اور اپنے بیٹے کے وسیلہ سے ظاہر کیا (خروج 3:15؛ یوحنا 14:6-9)۔

- اپنی ذات میں واحد ہے اُسے کسی بھی طرح سے الگ یا جدا نہیں کیا جا سکتا (اِستثنا 6:4)
- تاہم واحد خُدا میں تین اقنوم ہیں یعنی باپ، بیٹا اور رُوح القدس۔ یہ تمام اَقانیم آپس میں برابر ہیں (متی 28:19؛ 2- کرنتھیوں 13:14)۔
- سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ کے باب 2 کے صفحہ 3 پر کچھ اِس طرح سے مرقوم ہے:

"اُس اِلٰہی اور لامحدود ذات میں تین اَقانیم باپ، بیٹا اور رُوح القدس ہیں۔ ہر ایک اَقنوم اپنی ذات، قدرت اور اَبدیت میں اپنا وجود رکھتا ہے، لیکن پھر بھی اُس کی ذات ناقابل تقسیم ہے"۔

یہ وہ حیرت انگیز سچائیاں ہیں جنھیں ماہر علم اِلٰہیات نے صدیوں کی کوشش و کاوش کے بعد حاصل کیا۔ اُن کو سمجھنا ہمارے لیے مشکل تو ہو سکتا ہے لیکن ہمیں لازمی اُن کو سمجھنا چاہیے۔ بے شک خُدا ہم پر بہت مہربان ہے، اُس نے ہمارے لیے اپنے آپ کو پست کر لیا اور اُس زبان کو اِستعمال کیا جو ہم سمجھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر خروج 3:20 میں خُدا کو اِنسانی اِصطلاحات میں بیان کیا گیا ہے، اُنھیں ہم "عقیدہ تجسیمیت" (Anthropomorphisms) کہتے ہیں، کیوں کہ خُدا کے جسمانی ہاتھ نہیں ہیں۔ لیکن اِن اَلفاظ کو اِستعمال کرتے ہوئے خُدا اپنی مہربانی ہم پر ظاہر کرتا ہے۔ دراصل خُدا اِتنا رحیم و کریم ہے کہ وہ اِنسان کے ساتھ اپنا تعلق ظاہر کرنے کے لیے باپ اور بچوں اور بھیڑوں اور چرواہے کے رِشتے کو اِستعمال کرتا ہے (ملاکی 2:10؛ زبور 23:1)۔

اِلٰہی کمالات

خُدا کی صفات یا اُس کے کمالات کیا ہیں؟ یہاں بیان کیے گئے زیادہ سے زیادہ حوالہ جات کو پڑھیں، اگر یہ مطالعہ کچھ طویل ہو جائے تو ہرگز پریشان مت ہوں، کیوں کہ اصل میں یہی ہر چیز کی بنیاد ہے!

- خُدا سچا ہے (1- کرنتھیوں 1:9)
- خُدا محبت ہے (1-یوحنا 4:8-9)
- خُدا قادر مطلق ہے (ایوب 42:2)
- خُدا کل اِختیار کا سر چشمہ ہے اور وہ کسی بھی تخلیق یا اِنسان کو جواب دہ نہیں ہے (دانی ایل 4:35)

- خُدا ہمہ جا ہے (زبور 139: 7-10)
- خُدا ہمہ دان ہے (عبرانیوں 4: 13)
- خُدا پاک ہے (یسعیاہ 6: 3)
- خُدا قادر مطلق، راست اور منصف ہے (زبور 99: 4)۔

اِس بارے میں اور بھی بہت کچھ کہا جا سکتا ہے ۔ خُدا کے غضب (یوحنا 3: 36) اُس کی حکمت (یسعیاہ 32: 4) اور اُس کی صداقت (اِستثنا 32: 4) پر غور کریں۔ بائبل مقدس میں اور بھی بہت سے حوالہ جات ہیں جو خُدا کے جلال اور اُس کے کمالات کے بارے میں بیان کرتے ہیں جیسا کہ: زبور 103؛ یسعیاہ 40: 10-21؛ رومیوں 11: 33-36؛ 1- تیمتھیس 6: 15-16؛ زبور 145: 8-9؛ اِفسیوں 1: 11؛ زبور 115: 3؛ یرمیاہ 32: 27؛ یشوع 24؛19؛ پیدایش 18: 25)۔

کوئی شخص کیسے خُدا کے پاس آ سکتا یا اُسے جان سکتا ہے؟

بہت سے لوگ کبھی بھی یہ سوال نہیں پوچھتے، کیوں کہ وہ خدا کے جلال، اُس کی پاکیزگی اور اُس کی وُسعت کے بارے نہیں جانتے۔ یہاں تک کہ یہ مختصر مطالعہ بھی محض ایک تعارف ہے، لیکن یہ مطالعہ ہمیں اُس عظیم سوال کے پاس لانے کے لیے کافی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکے گا کہ ایک گناہ گار مخلوق کو ایسے خُدا کے سامنے لایا جا سکے جو پاکیزگی کا منبع ہے؟ اِنسان کے لیے یہ ممکن نہیں ہے۔ اُسے ایک درمیانی کی ضرورت تھی جو خالق اور مخلوق اور گناہ اور راست خُدا کے درمیان پل کا کردار ادا کرے، وہ درمیانی یسوع مسیح ہے (1- تیمتھیس 2: 5؛ عبرانیوں 4: 12-16؛ 12: 18-29)۔

اگرچہ خُدا بہت عظیم ہے، ہمیں کیسے اُس کی طرف رجوع لانا چاہیے؟

کیا آپ خُدا کے پاس آنا چاہتے ہیں؟ اگر آپ آنا چاہتے ہیں تو آپ کب اور کیسے اُس کے پاس آئیں گے؟ جیسا آپ اِن آیات کو پڑھتے ہیں، اپنے آپ سے پوچھیں کہ کیا آپ نے پہلے کبھی خُدا کی پرستش کی، یا آپ کی پرستش خُدا کے نزدیک پسندیدہ ہے؟ کیا آپ کو اپنے آپ کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے؟ (عبرانیوں 12: 28؛ زبور 145: 1-3؛ 96: 4-9؛ 100: 2؛ 2- کرنتھیوں 6: 16؛ 7: 1)۔

سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ سے

خُدا لاتبدیل، لامحدود، اَبدی، بعید القیاس، قادرِ مطلق، لامتناہی، پاک، حکمت سے بھرپور اور اپنے ہر فیصلے میں قادر۔۔۔ پیار کرنے والا، رحیم، متحمل اور شفقت اور راستی میں غنی ہے۔(2LCF Ch2 Pa1)

سوالات

یسعیاہ 6:1-10 کا مطالعہ کریں اور مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں:

1۔ جب ہم کہتے ہیں کہ خُدا پاک ہے تو اِس سے ہمارا کیا مطلب ہوتا ہے؟

2۔ خُدا کی پاکیزگی اُس شخص پر کیا اثرات مرتب کرتی ہے جس کا خُدا سے سامنا ہوتا ہے؟

3۔ خُدا کی حضوری کس چیز کا تقاضا کرتی ہے؟

4۔ خُدا کا علم آپ کو کیا کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور کیوں؟

مزید مطالعہ کے لیے

1. God is , Mark Jones (Crossway)
2. Deity & Decree, Samuel Renihan (Rroken Wharfe)
3. None Greater , Matthew Barrett (Baker Books)
4. The Holiness of God, RC Sproul (Tyndale House)
5. Knowing God, J I Packer (Hodder & Stoughton)
6. The Three are One, Stuart Olyott (Evagelical Press)
7. Simply Trinity, Matthew Barrett (Baker Books)

سبق 3

یسوع مسیح درمیانی

مسیحی، یسوع مسیح کے ماننے والے ہیں۔ وہ ہمارے اِیمان کا مرکز ہے اور ہمیں لازماً اِس بات کو جاننا چاہیے کہ وہ کون ہے اور وہ زمین پر کیا کرنے آیا (اُس کی شخصیت اور اُس کے کام)۔ وہ خُدا اور اِنسان کے بیچ میں واحد درمیانی ہے (1-تیمتھیس 5:2)۔ اِس مطالعہ میں ہم اِس بات پر غور کریں گے کہ ایسا کیوں ہے۔

خُداوند یسوع مسیح

اُس کا نام تین حصوں پر مشتمل ہے، جو اُس کے مرتبے، مقصد اور اَلقاب کا خلاصہ پیش کرتے ہیں: خُداوند یسوع مسیح (اِفسیوں 3:1)۔

پرانے عہد نامہ میں لفظ "خُداوند" خُدا کے لیے اِستعمال کیا گیا (زبور 5:97)۔ اِس لیے جب نئے عہد نامہ میں یسوع کے لیے وہی لقب اِستعمال کیا گیا تو اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کے پاس وہی اِختیار ہے جو خُدا کے پاس ہے، لوقا 11:2 (اِفسیوں 2:6-11 کا یسعیاہ 45:22-25 کے ساتھ موازنہ کریں)۔

یسوع کے نام کا مطلب "یہوواہ" (یاہ وے) نجات ہے (متی 21:1)۔ "مسیح"، جس کا مطلب "مسیحا" یا "مسح کیا ہوا" ہے۔ یہ بہ طور خُدا کا ممسوح اُس کی بلاہٹ کو ظاہر کرتا ہے جسے خُدا نے اپنے سے الگ کیا، تاکہ وہ اُس کے اِلٰہی کاموں کی تکمیل کرے اور اُس کے نام میں اُس کے مقصد کو پورا کرے (دانی ایل 26.25:9؛ متی 16:16)۔

مسیح کی شخصیت کا خلاصہ

خُداوند یسوع مسیح کے بارے میں بائبلی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے: اُس کی دو فطرتیں ہیں، اِلٰہی فطرت اور اِنسانی فطرت۔ وہ دونوں ایک شخصیت میں پیوست ہیں۔ نقایہ کے عقیدہ (مسیحی کونسل نے 325 عیسوی میں لکھا) کے یہ اَلفاظ اُس کی شخصیت کی خوب صورت عکاسی کرتے ہیں:

''خُدا کا اِکلوتا بیٹا ہے، کل عالموں سے پیشتر اپنے باپ سے مولود۔ خُدا سے خُدا۔ نور سے نور۔ حقیقی خدا سے حقیقی خُدا۔ مصنوع نہیں بلکہ مولود۔ اُس کا اور باپ کا ایک ہی جوہر ہے۔ اُس کے وسیلے سے کل چیزیں وجود میں آئیں۔ وہ ہم اِنسانوں کے لیے اور ہماری نجات کے واسطے آسمان پر سے اُتر آیا۔ اور رُوح القدس کی قدرت سے کنواری مریم سے مجسم ہوا، اور اِنسان بنا''۔

وہ کامل اِلٰہی ذات ہونے کے ساتھ ساتھ مکمل اِنسان بھی تھا (یہ ایک ایسا بھید ہے جسے فرشتے بھی نہیں پا سکتے تھے۔ (1-پطرس 1:10-12) صرف وہی خُدا اور اِنسان کے بیچ میں درمیانی ہوسکتا اور اُلوہیت اور بشریت کو یکجا کرسکتا تھا۔

خُداوند یسوع مسیح خُدا ہے

بائبل مقدس میں بہت سی ایسی وجوہات ہیں جن سے ہم یہ نتیجہ اَخذ کر سکتے ہیں کہ یسوع کامل خُدا ہے۔

1۔ اُسے وہ نام اور اَلقابات دیئے گئے جو صرف خدا کے لیے مخصوص تھے، خاص طور پر خُدا کے وہ عہدی نام جو پرانے اور نئے عہد نامہ میں صرف اُسی کی ذات سے منسوب ہیں۔ پرانے عہد نامہ میں ''خُداوند'' صرف خُدا کے لیے اِستعمال کیا گیا (گنتی 21:5-7؛ یسعیاہ 45:5)۔ تاہم پرانے عہد نامہ میں یہ پیشین گوئی کی گئی کہ آنے والے زمانہ میں کوئی آئے گا جس کے لیے یہ نام اِستعمال کیا جائے گا (یرمیاہ 23:5-6) اور نئے عہد نامہ میں یسوع کی ذات اَقدس میں یہ پیشین گوئی پوری ہوئی (یوحنا 12:37-41؛ 1-کرنتھیوں 12:3)۔

2۔ اُسے علانیہ طور پر خُدا کہا گیا (یوحنا 1:1؛ ططس 2:13)۔ [مزید حوالہ جات: 1-یوحنا 5:20؛ رومیوں 9:5؛ فلپیوں 2:6؛ عبرانیوں 1:1-3؛ کلسیوں 2:9]۔

3۔ وہ کمالات جو خُدا کی ذات سے علاقہ رکھتے ہیں وہ یسوع کی ذات میں بھی نظر آتے ہیں، جیسا کہ:

- اوّل وآخر: [اَبدیت] (یسعیاہ 44:6؛ مکاشفہ 1:17-18، 22:13)۔
- اَزلیت: جس کا کوئی آغاز نہیں اور جو ہمیشہ سے موجود ہے (یوحنا 1:1، 14، 18)۔

- خالق (یوحنا 3:1)۔
- مزید اِلٰہی کمالات جو یسوع سے منسوب کیے گئے اُن کے لیے ملاکی 6:3 اور عبرانیوں 8:13 کو دیکھیں۔
- لاتبدیل (متی 18:28 عبرانیوں 8:13)
- قوت کا سرچشمہ (مرقس 5:2-7)
- گناہوں کو معاف کرنے والا (اعمال 38:2)
- قدوس (یسعیاہ 14:43-16)

4۔ وہ کام اور قدرت جو صرف خُدا کی ذات کا حصہ ہے، اُسے یسوع سے منسوب کیا گیا:

- وہ زندگی دینے والا ہے (یوحنا 5:20-23؛ 28:10)۔
- وہ سب لوگوں کی عدالت کرے گا (2-کرنتھیوں 10:5)۔

5۔ کلامِ مقدس میں صرف خُدا کی ذات ہی پرستش کے لائق ہے (مکاشفہ 22:8-9)۔
مسیح کی ذات سے بھی یہ حق منسوب کیا گیا (یوحنا 20:26-28؛ مکاشفہ 5:12؛ عبرانیوں 6:1)۔

صحائف کی گواہی اور عقائد کے بیانات کے مطابق ''یسوع مسیح'' خُدا کی ذات اور اُس کی ہستی کا پرتو، اُس کے برابر اور اَبدی ہے۔ وہ خُدا ہے۔

خُداوند یسوع مسیح اِنسان ہے

بائبل مقدس واضح طور پر سکھاتی ہے کہ خُداوند یسوع مسیح کامل اِنسان تھا (یوحنا 1:14؛ عبرانیوں 14:2)۔ اُن چیزوں کے متعلق غور کریں جو کسی بھی اِنسان کے لیے لازمی ہوتی ہیں۔ مسیح کی بشریت تقریباً ہر اعتبار سے ہماری بشریت کی مانند تھی، جیسا کہ:

- اُس کا بدن تھا (متی 26:26-28)۔
- اُس میں عقل تھی، جو اُس کے اِلٰہی شعور سے الگ تھی (متی 38:26)۔ (یسوع اِنسانی

بدن میں اِلٰہی رُوح نہیں تھا؛ وہ ایک مکمل اِنسان تھا، جو ہماری طرح بدن اور جان رکھتا تھا)۔

- اُس میں اِنسانی جذبات تھے اور وہ دُوسروں کے روّیوں اور اُن کے درد سے متاثر ہوتا تھا (یوحنا 11:33-35)۔
- وہ ایک عام عورت سے پیدا ہوا، جیسے تمام لوگ پیدا ہوتے ہیں (گلتیوں 4:4)۔

اِن تمام خصوصیات کی وجہ سے وہ ایک حقیقی اِنسان تھا، بالکل ویسے ہی جیسے آدم اِبتدا میں تھا اور ہر ایک اِنسان جو پیدا ہوا اور جو پیدا ہوگا، اُس میں یہی خصوصیات ہوں گی۔ تاہم کچھ باتوں میں یسوع گراوٹ کے بعد کے ہر ایک اِنسان سے مختلف تھا:

- ہماری طرح وہ کسی اِنسان کے وسیلہ سے پیدا نہیں ہوا، بلکہ رُوح القدس کی وساطت سے ایک کنواری سے پیدا ہوا (متی 1:20-23)۔
- ہماری طرح وہ گناہ کی حالت میں پیدا نہیں ہوا، بلکہ اُس نے اپنی پوری زندگی گناہ سے مبرا ہو کر گزاری۔ (عبرانیوں 4:15)۔
- ہمارے برعکس اُس کی بشریت اُس کی اُلوہیت سے یکجا تھی، وہ دوہری فطرت کا مالک تھا۔ اگرچہ وہ دونوں فطرتیں ہمیشہ ایک دُوسرے سے الگ رہیں، لیکن اب وہ ہمیشہ کے لیے ایک دُوسرے کا جز لانیفک ہیں (عبرانیوں 7:23-25)۔

نوٹ: اگرچہ یسوع مسیح جو ابن آدم ہے، اُس نے اپنے آپ کو بہ طور درمیانی اپنی پوری اُلوہیت (جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی) میں اپنے آپ کو اپنے باپ کے ماتحت کر دیا (1-کرنتھیوں 15:22-28)، دراَصل وہ کسی بھی طرح سے ماتحت نہیں، وہ اَزل سے اَبد تک باپ اور رُوح القدس کے ساتھ برابر ہے (یوحنا 1:1، 2، 14؛ فلپیوں 2:6)۔

مسیح کو خدا بننے کی کیوں ضرورت تھی؟

اِنسان کے گناہ کا مسئلہ اِتنا سنگین تھا کہ ایک اِلٰہی نجات دِہندہ کی ضرورت تھی جو:

- ایک گراں بہا فدیہ دے (زبور 49:7-9)۔

- کھوئے ہوئے گناہ گاروں کونجات دینے کے لیے خُدا کے غضب کو برداشت کرے (1-یوحنا 4:10)۔
- اپنے نجات بخش کام کے ثمرات کو مُردوں اور عورتوں پر لاگو کرنے کے قابل ہو (عبرانیوں 7:25-28)۔

وہ کیوں اِنسان بنا؟

اگرچہ اِنسان نے گناہ کیا، اِس لیے اُس کا فدیہ بھی کسی اِنسان کو دینا تھا (عبرانیوں 2:14-17)۔

ایک لاثانی شخص میں دوہری فطرت

خُداوند یسوع مسیح کامل خُدا اور باپ کے برابر ہے۔ وہ کامل اِنسان ہے، جس میں ہماری طرح بدن، خون، جان اور عقل موجود تھی۔ وہ دوہری فطرت کا حامل ایک لاثانی شخص تھا۔ اُس کی فطرتیں ایک دُوسرے سے اِختلاط کی وجہ سے کبھی بھی خلط ملط یا تبدیل نہیں ہوئیں، پھر بھی اُنھیں الگ نہیں کیا جا سکتا۔

ہمیں اِس بات کو سمجھنا چاہیے کہ وہ واحد شخصیت ہے نہ کہ دو۔ جب اُس نے کوئی کام سرانجام دیا تو اُس نے وہ کام ایک اِنسان کے طور پر کیا (فطرت کوئی کام سرانجام نہیں دے سکتی، بلکہ صرف ایک شخص ہی کام کر سکتا ہے)۔ یوں وہ ہمارے جیسے گناہ گاروں کے نجات دِہندہ کے طور پر ایک کامل عوضی بنا (عبرانیوں 9:23-28)۔

نوٹ: مسیح کے بارے بہت سی غلط تعلیمات کلیسیائی تاریخ میں رائج رہیں اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔ مثال کے طور پر آریوسیت (Arianism) کا دعویٰ ہے کہ یسوع اِنسان ہے، لیکن وہ مکمل طور پر اِلٰہی ہستی نہیں ہے، اُسے بہ طور اِنسان تخلیق کیا گیا (یہوؔاہ کے گواہ اور مورمنز اِس نظریہ کو مانتے ہیں)۔ غناسیت کا دعویٰ ہے کہ یسوع اِلٰہی ذات ہے لیکن وہ حقیقی اِنسان نہیں تھا (کچھ خائفین [Quakers] یہ اِیمان رکھتے ہیں)۔

اُس نجات دِہندہ کی زندگی پر غور کریں

- اُس کی پیدائش (متی 1:18-25)۔

- اُس کی تعلیمات اور معجزات (متی 4:23-25؛ 7:28-29)۔
- اُس کی موت اور جی اُٹھنا (متی 27:45-50؛ 28:1-8)۔

بپٹسٹ کیٹی کزم سے

خُداوند یسوع مسیح ہی خُدا کا چنا ہوا واحد نجات دِہندہ ہے، جو خُدا کا ازلی بیٹا ہوتے ہوئے اِنسان بن گیا۔ وہ دوہری فطرت کے ساتھ کامل خُدا اور کامل اِنسان ہے اور ہمیشہ رہے گا (Q24)۔

سوالات

1۔ بائبل مقدس کے تین حوالہ جات لکھیں جو ظاہر کریں کہ یسوع حقیقی خُدا ہے اور یہ بھی لکھیں کہ اُس کا خدا ہونا کیوں ضروری ہے۔

2۔ تین حوالہ جات لکھیں جو یہ ظاہر کریں کہ یسوع حقیقی اِنسان تھا، اور یہ بھی لکھیں کہ اُس کا اِنسان ہونا کیوں ضروری ہے۔

3۔ کیا وہ واحد شخصیت ہے یا دو شخصیات ہیں؟ اِس پر غور کرنا کیوں ضروری ہے؟ اور کلیسیا نے آخر کار اُسے کیسے بیان کیا؟ اپنے جواب میں نقایہ کے عقیدہ کے اَلفاظ کو درج کریں۔

مزید مطالعہ کے لیے

1. Knowing Christ, Mark Jones (Banner of Truth)
2. Jesus is both God and man, Stuart Olyott (Evangelical press)

سبق 4

ابن آدم، ایک حقیقی اِنسان

ہم اِنسانوں کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟ کیا بنیادی طور پر وہ اچھے ہیں یا بُرے؟ شاید سب سے اہم چیز جو ہمیں جاننے کی ضرورت ہے وہ اپنی حقیقت کو جاننا ہے۔ جان کیلون نے کہا، ''اپنے بارے میں حقیقی آگاہی خوداعتمادی کوختم کردیتی ہے''۔

چوں کہ خُدا نے اِنسان کو بنایا، اِس لیے ہر اِنسان جبلی طور پر بزرگی اور توقیر کا مالک ہے

خُدا کی شبیہ پر تخلیق کیے جانے کے باعث ہم میں سے ہر ایک اِلٰہی شباہت رکھتا ہے جو ہمیں جانوروں اور کچھ صورتوں میں فرشتوں سے بھی اَفضل بناتی ہے۔ اِنسان جنگلوں میں رہنے والے حیوان کی مانند نہیں ہے، بلکہ وہ اُس خالق کی مانند ہے جو آسمانوں میں رہتا ہے۔ اگرچہ ملحدانہ نظریہ اَرتقا اِنسانیت کی تذلیل ہے، مگر بائبلی تخلیق کا نظریہ ہمیں خُدا سے جوڑتا ہے (پیدایش 1:26-27، 31)۔ ہمیشہ یاد رکھیں اِنسان کا قریبی تعلق خُدا سے ہے نہ کہ بندر سے۔

اِنسان کے خُدا کی شبیہ پر تخلیق کیے جانے کا کیا مطلب ہے؟

خُدا کی شبیہ پر ہونے کی وجہ سے اِنسان شخصیت، اَخلاقی بیداری، آزاد مرضی اور بامعنی تعلقات رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے (کلسیوں 3:10؛ اِفسیوں 4:24؛ پیدایش 1:26-28؛ واعظ 7:29؛ یعقوب 3:9)۔ یہاں تک کہ گرایا گیا اِنسان ابھی بھی اُس کی شبیہ کی کچھ باتیں اپنے اندر رکھتا ہے (1-یوحنا 4:7-11)۔

گراوٹ کے بعد بھی اِنسان کچھ باتوں میں خُدا کی مانند ہے۔ ابھی بھی وہ حیاتِ اَبدی اور رُوحانیت کو حاصل کرسکتا ہے۔ وہ سوچ سکتا ہے، اُس میں اَخلاقی شعور ہے، وہ فیصلے کرنے کے لیے اپنی مرضی کو اِستعمال کرتا ہے، وہ تخلیقی صلاحیت رکھتا اور محبت بھرا تعلق اُستوار کرسکتا ہے۔

آج ہم اِس تصور کا اِطلاق کس طرح سے کر سکتے ہیں؟

پیدایش 6-5:9 کیوں کہ ہم سب خُدا کی شبیہ پر بنائے گئے ہیں، اِس لیے ہم میں سے ہر کوئی اپنی پیدایش سے لے کر اِختتام تک عظمت وتوقیر کا مالک ہے۔ زندگی کے متعلق اَرتقا کے نظریات نے پچھلے ایک سو پچاس سالوں میں اَسقاطِ حمل، اِصلاحِ نسل (Eugenics) اور سہل مرگی (uthanasia) جیسی خوف ناک سفاکیت کو جنم دیا۔ اپنی حقیقی حالت میں اِنسان موت سے آزاد، مقدس، کامل اور خُدا کے ہر ایک حکم پر عمل کرنے کے قابل تھا (پیدایش 31:1؛ اِفسیوں 24:4)۔

یہ سب کچھ کیوں بدل گیا؟

خُدا نے باغ عدن میں آدم کے ساتھ ایک عہد باندھا، اِس عہد کے وسیلہ سے اِنسان خُدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے قابل ہوا، یہ عہد بہت سادہ تھا اور اِسے توڑنے کے نہایت واضح نتائج تھے (پیدایش 17-16:2)۔ صد اَفسوس، آدم اور حوا نے اُس عہد کو توڑ دیا اور اِس گناہ نے نسلِ اِنسانی پر ہولناک اَثرات مرتب کیے (پیدایش 24-1:3)۔

اِنسان کی گراوٹ کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟

1) **شکستہ تعلقات:**

- اِنسان خُدا سے شرمانے لگا (پیدایش 7:3، 11-13)۔
- اِنسان خُدا کے سامنے مجرم ٹھہرا (پیدایش 10-8:3)۔

2) **خُدا کی لعنت:**

- تخلیقات کے درمیان عداوت کا آغاز ہوگیا (پیدایش 15-14:3)۔
- زمین کو معمور ومحکوم کرنا اب بہت دردناک اور پُرخطر تھا (پیدایش 16:3)۔
- تخلیقات اِنسان کی مخالف ہوگئیں اور اُس کی زندگی کو مشکل بنایا (پیدایش 17:3)۔

اگرچہ خُدا نے باغ عدن میں نافرمانی کی وجہ سے اِنسان کو سزا دی، لیکن اُس نے ایک نجات دِہندہ کا بھی وعدہ کیا جو فضل کے عہد کو قائم کرے گا اور اُن تمام چیزوں کو بحال کرے گا جو آدم نے کھودیں تھیں (پیدایش

15:3؛ گلتیوں 4:4-5)۔

بہ طور اِنسان آدم کا تاریخی وجود اور اُس کا حقیقی گناہ کیوں اہم تھا؟

خُدا نے آدم کو نسلِ اِنسانی کا قائم مقام مقرر کیا۔ آدم نے گناہ کیا اور اُس گناہ کی وجہ سے پوری نسلِ اِنسانی گناہ گار بن گئی اور گناہ اُن کی فطرت میں شامل ہو گیا۔ تاہم جس طرح آدم ''پرانی'' نسلِ اِنسانی کا سر ہے، اُسی طرح مسیح ''نئی'' نسلِ اِنسانی کا سر ہے اور اُس میں ہمیں راست باز تصور کیا جا سکتا ہے (رومیوں 5:12-21)۔

گناہ کیا ہے؟

گناہ کو لازمی طور پر خُدا کے ساتھ تعلق کے تناظر میں دیکھنا چاہیے۔ گناہ خُدا کے نشان سے دُوری، اُس کے احکام کو توڑنا، اُن کاموں کو نہ کرنا اور نہ اُن پر ایمان رکھنا ہے جن کا حکم خُدا نے دیا ہے۔ (رومیوں 3:23؛ 1-یوحنا 3:4؛ یعقوب 4:17؛ رومیوں 14:23)۔

گناہ ہم پر مندرجہ ذیل اَثرات مرتب کرتا ہے

1) ہم رُوحانی طور پر مُردہ ہیں، اِس لیے ہم خُدا کو ردِ عمل دینے سے قاصر ہیں۔
(اِفسیوں 2:1-3؛ رومیوں 8:5-8؛ یوحنا 6:44؛ 1-کرنتھیوں 2:14)۔

2) فطرتاً ہم گناہ گار ہیں؛ ہمارا دِل حیلہ باز اور لاعلاج ہے اِس لیے وہ گناہ کرتا ہے۔
(یرمیاہ 17:9؛ متی 15:16-20)۔

3) کسی بھی اِستثنیٰ کے بغیر ہم سب گناہ گار ہیں (رومیوں 3:23)۔

گناہ کے نتائج

- گناہ گاروں پر خُدا کا غضب (یوحنا 3:36)۔
- موت (رومیوں 6:23)۔
- ہمیشہ کی سزا (متی 25:46؛ 2-تھسلنیکیوں 1:7-10)۔

اِس وجہ سے گناہ بگاڑ، جرم، ملامت اور موت پیدا کرتا ہے۔ یہ ہماری فطرت کے ہر حصہ کو متاثر کرتا ہے، یہاں تک کہ ہمارے راست بازی کے تمام کام ناپاک لباس کی مانند ہیں (یسعیاہ 59:1-4 ؛ 64:6)۔ اِس حالت کو اکثر ہم مکمل بگاڑ کہتے ہیں، اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اِتنے بُرے ہیں جتنے ہم ہو سکتے ہیں، بلکہ اِس کا مطلب ہے کہ جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ گناہ سے داغ دار ہے۔

ہم اپنے گناہ میں بے بس اور نا اُمید ہیں اور اگر ہم نجات پانا چاہتے ہیں تو ہمیں خُدا کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم کم زور ہیں اور مکمل طور پر خُدا کی بھلائی اور اُس کے رحم پر اِنحصار کرتے ہیں اور صرف وہی ہمیں نجات دے سکتا ہے (مرقس 10:26-27؛ رومیوں 5:6-8؛ اِفسیوں 2:1-10؛ عبرانیوں 7:25)۔

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ گناہ گار ہیں اور یہ پیغام آپ کے دِل کو چھو رہا ہے، تو غور کریں کہ بائبل آپ کو کیا کرنے کا حکم دیتی ہے (2- کرنتھیوں 7:10 ؛ اَعمال 16:29-31؛ یوحنا 3:16-21)۔ اگر خُدا نے ہمیں بچا لیا ہے تو ہمیں عاجزی سے اُس کا شکرگزار ہونا چاہیے۔ ہمیں کبھی بھی اپنے بارے میں فخر نہیں کرنا چاہیے (1- کرنتھیوں 1:27-31)۔

بپٹسٹ کیٹی کزم سے

خُدا نے مرد اور عورت کو اپنی شبیہ، حکمت، راست بازی اور پاکیزگی میں تخلیق کیا، تاکہ وہ تمام مخلوقات پر اِختیار رکھے (Q13)۔

سوالات

1۔ اِنسان کو اَصل میں کیسے تخلیق کیا گیا، اور آج اُس کے عملی مقاصد کیا ہیں؟

2۔ گناہ کیا ہے اور اِس نے نسلِ اِنسانی کو کیسے متاثر کیا؟

3۔ بائبل مقدس کہتی ہے کہ لوگ خُدا کے پاس آنا نہیں چاہتے کیوں کہ وہ گناہ کے غلام ہیں، یوں گناہ گاروں کو مسیح کے بارے میں بتانے کا کوئی فائدہ ہے، کیا وہ واقعی اپنے گناہ کے ذِمے دار ہیں؟

مزید مطالعہ کے لیے

1. The Christian View of Man, J.Gresham Machen (Banner of Truth)
2. Willing to Believe , R.C Sproul (Baker)

سبق 5

نجات میں خُدا کا کام

یہ جملہ کہ ''خُدا گناہ گاروں کو بچاتا ہے'' پوری بائبل مقدس کی تعلیمات کا خلاصہ پیش کرتا ہے کہ کیسے خُدا گناہ میں پھنسے ہوئے لوگوں کو بچاتا ہے۔ خُدا نے اپنے بیٹے کو دُنیا میں بھیج کر اُن کو بچایا اور اپنے رُوح کے وسیلہ سے اُنھیں اپنے پاس بلایا۔ اُس نے محض گناہ گاروں کو بچانے کا راستہ ہی مہیا نہیں کیا، بلکہ حقیقت میں خود اُن کو بچالیا (گلتیوں 4:3-7)۔ اُس نے یہ اپنے عہد (نجات کا عہد) کے مطابق کیا، جو اُس نے دُنیا کی تخلیق سے پہلے اُن سے باندھا تھا، جو اناجیل میں ظاہر ہوا (فضل کا عہد)۔ 2LCF میں واضح کیا گیا ہے:

''اِنسان نے گناہ کرنے کے سبب سے اپنے آپ کو شریعت کی لعنت کے تحت کر لیا، خُدا کو پسند آیا کہ وہ فضل کے وسیلہ سے اُس سے ایک عہد باندھے، جس میں وہ آزادی کے ساتھ گناہ گاروں کو یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات دے۔''

(2LCF Ch7 Pa2)

اِس کا مطلب ہے کہ نجات خُدا کا کام ہے (2-تیمتھیس 1:8-9؛ یوناہ 9:2)۔

خُدا کیوں بچاتا ہے؟

خُدا اِس لیے گناہ گاروں کو نہیں بچاتا کہ وہ اُن میں کچھ بھلائی دیکھتا ہے یا وہ ''قابلِ محبت شریر'' ہیں۔ اِس کے برعکس خُدا ہر روز گناہ گاروں سے ناراض ہے اور ہر شخص اپنی سرشت میں گناہ گار ہے (رومیوں 3:23؛ زبور 7:11)۔ بلکہ خُدا اِس لیے گناہ گاروں کو بچاتا ہے، کیوں کہ وہ مہربان، رحیم اور محبت کرنے والا ہے (یوحنا 3:16؛ ططس 2:11)۔ اُس نے نجات (فضل کے عہد کی بدولت) کے لیے لوگوں کو چن لیا (اِفسیوں 1:4-5) تا کہ وہ اُس فضل کے جلال کو ظاہر کریں (اِفسیوں 1:6)۔

اگر خُدا بچانے کا منصوبہ رکھتا ہے، تو کیا وہ اِس میں ناکام ہو گا؟

خُدا اپنے تمام منصوبوں کو پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہے جو اُس نے دُنیا کی تخلیق سے پہلے بنائے، اِس

میں اُس کی محبت کا وہ عہد بھی شامل ہے جو اُس نے اپنے لوگوں سے باندھا (اِفسیوں 11:1؛ زبور 11:33؛ 6:135؛ ططس 1:1-3)۔

کیا خُدا کے منصوبوں کو اِنسان کی آزاد مرضی سے چیلنج کیا جا سکتا ہے؟

صحائف بیان کرتے ہیں کہ گناہ گار رُوحانی طور پر بے بس ہے (یوحنا 6:44-45؛ اِفسیوں 2:1-10)۔ وہ اپنے تمام اَعمال کا خود ذِمے دار ہے، چوں کہ اُس کی فطرت گناہ آلودہ ہے، وہ اپنی مرضی سے خُدا کی نافرمانی کرنے کا اِنتخاب کرتا ہے (رومیوں 8:7-8)۔ اُس کی واحد اُمید یہ ہے کہ اُسے خُدا کے مقتدر فضل کی بدولت ایک نئی فطرت عطا کی جائے (اِفسیوں 2:12-13؛ 2-کرنتھیوں 5:17)۔

خُدا کیسے بچاتا ہے؟

فضل کے عہد کی بدولت: وہ مسیح میں کچھ لوگوں کو نجات حاصل کرنے کے لیے پہلے سے مقرر کرتا ہے (1-پطرس 1:2؛ رومیوں 8:28-30؛ یوحنا 17:4-12؛ اِفسیوں 1:5-11)۔ خُدا کسی کو بھی نہ بچانے کا منصوبہ بنا سکتا تھا یا وہ سب کو بچانے کا منصوبہ بھی بنا سکتا تھا، کیوں کہ کوئی بھی نجات حاصل کرنے کا مستحق نہیں تھا۔ اِس کے باوجود تمام گناہ گاروں نے خُدا کو ردّ کرنے کا اِنتخاب کیا، ایسا صرف اُس کے فضل کی بدولت ہوتا ہے کہ کوئی بھی اُس کے پاس آ سکتا ہے (1-تھسلنیکیوں 2:13-14؛ 1-پطرس 2:7-10؛ متی 11;27؛ 1-تھسلنیکیوں 1;4، 5:9؛ متی 24:22-24، 31)۔

نجات خُدا کا اِنتخابِ محبت ہے: وہ صرف یہ نہیں دیکھتا کہ کون اِیمان لائے گا اور پھر اپنے علمِ سابق کی بنیاد پر اُن کو بچا لے۔ پولس کے اِن دلائل پر غور کریں: (رومیوں 9:6-24، 10:20، 11:5-6)۔

مسیح پر اِیمان جو کسی شخص کو خُدا کے ساتھ عہدی رفاقت میں لاتا ہے، یہ اپنے بچوں کے لیے باپ کا ایک بیش بہا تحفہ ہے (اعمال 13:48؛ فلپیوں 1:29) مزید برآں وہ اچھے کام جو اِیمان کے وسیلہ ہوتے ہیں وہ بھی مقتدر فضل کی بدولت ہی سراَنجام پاتے ہیں (اِفسیوں 2:8-10)۔

اِس سچائی کا مناسب ردِعمل کیا ہونا چاہیے؟

نجات میں خُدا کے حیرت انگیز مقتدرِ اعلیٰ فضل کے لیے مناسب ردِعمل عاجزی، بھروسا، محبت، شکرگزاری

اورتعریف ہونی چاہیے(رومیوں11:33-36؛ 1-کرنتھیوں1:26-31)۔ یہ نجات کی یقین دِہانی کی واحد حقیقی بنیاد بھی ہے(فلپیوں1:6؛ افسیوں1:13-14)۔

لہٰذا نجات کی بنیاد خُدا کے چناؤ یا اِنتخاب اور اُس کے مقتدرِ اعلیٰ فضل پر ہے۔ یہ عوامل انسان کی مرضی پر منحصر نہیں کہ کون نجات حاصل کرے گا اور کون نجات حاصل نہیں کرے گا۔ یہ صرف خُدا کی مرضی پر منحصر ہے اور آخر کار وہی پوری ہوگی۔ اِس کی روشنی میں ہر ایک گناہ گار کو چاہیے کہ وہ رحم کے لیے عاجزی کے ساتھ خُدا پر بھروسا رکھے۔

کچھ اعتراضات جو اکثر اُٹھائے جاتے ہیں

1۔ کیا اِنسان بغیر آزاد مرضی کے ایک روبوٹ ہے؟

جی نہیں، اِنسان اپنے تمام فیصلوں کا خود ذِمے دار ہے۔ اپنی فطرت کی وجہ سے وہ آزاد مرضی سے خُدا کی خدمت کی بجائے گناہ کی غلامی کا اِنتخاب کرتا ہے۔ خدا گناہ گار کو گناہ کرنے پر مجبور نہیں کرتا (یوحنا 8:34؛ رومیوں 6:16-23)۔

2۔ اِس میں کیا اُمید ہے، کون نجات حاصل کرسکتا ہے؟

گناہ گار اُس وقت تک نجات حاصل نہیں کریں گے جب تک خُدا اپنے رحم کی بدولت اُنھیں بلاتا نہیں اور اُن کو نئی زندگی نہیں دیتا اور اُن کی مرضی کو جانچتا نہیں، تاکہ وہ آزادی کے ساتھ مسیح کے پاس آسکیں (یوحنا 6:36-45؛ یوحنا 3:1-15)۔

3۔ یقیناً بائبل مقدس یہ فرماتی ہے کہ جو بھی چاہے وہ اُس کے پاس آسکتا ہے۔

بلاشبہ یہ سچ ہے۔ جو چاہے وہ مسیح کے پاس آسکتا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ وہ اُن کو نکالے گا نہیں (یوحنا 6:37؛ یوحنا 3:16)۔ مزید برآں، توبہ کرنا ہر ایک کی ذِمے داری ہے (اَعمال 17:30)۔ تاہم اگر اِس بات کو اِنسان کی اپنی مرضی پر چھوڑ دیا جائے تو کوئی بھی اُس کے پاس نہیں آئے گا اور نہ ہی اُس پر اِیمان لائے گا، کیوں کہ کوئی بھی خُدا کے پاس آنا نہیں چاہتا (رومیوں 3:9-18)۔

4۔ کیا ایک غیر مسیحی کو چنے جانے کا اِنتظار کرنا چاہیے یا اُسے آج ہی مسیح کے پاس آنا چاہیے؟

اُسے آج ہی مسیح کے پاس آنا چاہیے، اگر وہ کسی قسم کی دِقت محسوس کرتا ہے تو اُسے لازمی رُوح القدس کے فضل کی تلاش کرنی چاہیے، تاکہ وہ اُس کے پاس آ سکے(متی 28:11؛ 2-کرنتھیوں 2:6؛ رومیوں 8:9-11)۔

5۔ کیا ہم میں سے ہر ایک کو اِنجیل کی خوش خبری سنانی چاہیے؟

جی ہاں! خُدا اپنے چنے اور مقرر کیے ہوئے لوگوں کو نجات کی ضمانت دیتا ہے، اِس کا مطلب ہے کہ اُن کے ذریعے خوش خبری کی منادی کی تکمیل ہوتی ہے۔ رومیوں 10:8-17 میں پولس کی منادی کرنے والوں کو بھیجنے کے متعلق دلیل اور متی 28:18-20 میں مسیح کے ارشادِ اعظم کا مطالعہ کریں۔

سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ سے

تقدیر کے اِس نہایت اعلیٰ بھید کے نظریہ کو اَز حد احتیاط اور مصلحت اندیشی سے دیکھنا چاہیے، وہ شخص جو خُدا کے کلام میں بیان کی گئی اُس کی مرضی پر دھیان دیتا اور اُس کی فرماں برداری کرتا ہے، اُس کے اَبدی چناؤ کی یقین دِہانی کرائی جا سکتی ہے۔ اِس لیے یہ نظریہ خدا کی تعریف، ستایش، تکریم، عاجزی، تن دہی اور اُن لوگوں کو نہایت تسلی فراہم کرتا ہے جو خلوص نیت سے خوش خبری کی پیروی کرتے ہیں(2LCF Ch 3 Pa7)۔

سوالات

1۔ نجات کے لیے گناہ گاروں کو منتخب کرنے میں خُدا کی حاکمیت جو تمام اِیمان لانے والوں کے لیے اَز حد تسلی کا باعث ہے وہ کیسی ہے؟

2۔ آپ خُدا کے خود مختارانہ اِنتخاب اور اِنسان کی ذِمے داری کے درمیان تعلق کی وضاحت کیسے کریں گے؟ مدد کے لیے مندرجہ ذیل حوالہ جات کا مطالعہ کریں(حزقی ایل 18:30-32؛ یوحنا 6:37-40، 43-48، 60-65)

3۔ اگر آپ کا کوئی دوست آپ سے پوچھے کہ ''میں کیسے بچ سکتا ہوں؟'' تو آپ اُسے کیا جواب دیں گے؟

مزید مطالعہ کے لیے

1. The Soverignty of God, Arthur W. Pink (Banner of Truth)
2. Redemption Accomplished and Applied, John Murray (Banner of Truth)

سبق 6

مسیح کی موت اور اُس کا جی اُٹھنا

یہ دونوں تاریخی واقعات مسیحی اِیمان کا مرکز ہیں۔ اِس کی پیشین گوئی عہد عتیق کے مصنفین اور خود مسیح نے کی (یسعیاہ 53؛ مرقس 8:31-32)۔

خُدا نے کیوں مسیح کو زمین پر بھیجا؟

خُدا کے حیرت انگیز منصوبہ کے مطابق اُس نے اپنے عہد محبت، اپنی خوشنودی، اپنے جلال اور لوگوں کو بچانے کے لیے مسیح کو بھیجا (کلسیوں 1:19-20؛ 1-تیمتھیس 1:14-17)۔

مسیح کی موت کیوں ضروری تھی؟

1۔ خُدا گناہ سے نفرت کرتا ہے اور گناہ اُس کے راست غضب کو جنم دیتا ہے (رومیوں 1:18؛ زبور 7:11)

2۔ خُدا نے ظاہر کر دیا کہ گناہ کی مزدوری موت ہے (پیدائش 2:17؛ رومیوں 6:23)۔

3۔ اپنے قانون کے مطابق خدا اپنے لوگوں کو صرف اُس وقت معاف کرے گا جب اُن کے گناہوں کی قربانی اَدا کی جائے گی، خاص طور پر خون بہانے کے ذریعے (عبرانیوں 9:19-24؛ احبار 17:11)۔

صلیب پر مسیح کی موت سے کیا ممکن ہوا؟

کفارہ (رومیوں 3:25): مسیح کی صلیبی موت نے اُن لوگوں سے خُدا کے غضب کو دُور کر دیا جو موت کے حق دار تھے۔ خُدا نے اُس کے خون کے وسیلہ تمام دُنیا کے گناہ کا کفارہ ادا کر دیا (1-یوحنا 2:2؛ 1-یوحنا 4:10)

عوضی: مسیح کی موت ایک عوضی قربانی تھی، جو گناہ کا کفارہ تھی۔ وہ گناہ گاروں کی خاطر قربان ہوا تا کہ

اُن کو خُدا کے پاس لائے۔ لہٰذا کفارہ کا مطلب خُدا اور اِنسان کو پھر سے قریب لانا اور اُن کے رشتہ کو بحال کرنا تھا۔ احبار 1:4 میں گناہ گار کے بدلے خُدا کو جانور کی قربانی پیش کی جاتی۔ عہدِ عتیق میں پیشین گوئی کی گئی کہ اِنسانوں کے گناہ مسیح پر لاد دیئے جائیں گے (یسعیاہ 6:53)، عہد جدید میں اِس کی تکمیل ہوئی (یوحنا 1:29؛ 1-پطرس 24:2؛ عبرانیوں 28:9)۔

میل ملاپ: سرکش گناہ گار جو خُدا کا دشمن تھا اُس کا خُدا سے میل ملاپ کرا دیا گیا۔ مسیح کی موت کا مطلب رفاقت کی تجدید تھا (2-کرنتھیوں 5:18-21؛ افسیوں 16:2؛ رومیوں 6:5-11)

فدیہ: چھڑانے والا وہ ہوتا ہے جو غلامی میں قید شخص کو رہا کرنے کے لیے معاوضہ ادا کرتا ہے۔ یسوع نے کہا کہ وہ اِس لیے آیا تا کہ اپنی جان بہتیروں کے لیے قربان کرے (مرقس 45:10؛ افسیوں 7:1؛ رومیوں 24:3)۔

یسوع نے خُدا کے چنے ہوئے لوگوں کو گناہ کے جُرم اور اُس کی قدرت سے آزاد کرنے کے لیے قیمت ادا کی (رومیوں 8:1-3؛ گلتیوں 4:4-5، 13:3)۔ کیا خُدا کا منصوبہ ناکام ہو گیا؟ اگر پورا معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے تو پھر کون مزید معاوضہ کا مطالبہ کر سکتا ہے؟ (رومیوں 8:31-34)

مسیح کی موت کیسے اپنے لوگوں کے گناہوں کے کفارہ کے لیے کافی ہے؟

1۔ مسیح خُدا کا بیٹا ہے، وہ تثلیث کا دُوسرا اقنوم ہے جو جلال اور جوہر میں خُدا کے برابر ہے۔ خُدا کی طرح وہ بھی واجب عزت وعظمت، پاک اور مقتدرِ اعلیٰ ہے۔ وہ اپنی ذات میں سب کچھ ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ جو کچھ اُس نے اپنی بشریت میں کیا وہ بہ طور مجسم خُدا سرانجام دیا، جس کی پیمائش نہیں کی جا سکتی (فلپیوں 2:6-11؛ عبرانیوں 1:1-4)۔

2۔ وہ بے عیب، کامل سردار کاہن اور خُدا اور اِنسان کے بیچ میں واحد درمیانی ہے (عبرانیوں 9:11-14، 7:23-28؛ 1-تیمتھیس 5:2)۔

3۔ اُس نے کامل طور پر خُدا کی شریعت کو پورا کیا (گلتیوں 4:4)، اِس لیے اُس کی زندگی ہمارے لیے نمونہ ہے (متی 17:19)۔

4۔ اُس نے اپنے گناہ گار لوگوں کی قیمت ادا کر دی، اور اُن کے گناہوں کے بدلے وہ صلیب پر

قربان ہو گیا(گلتیوں 13:3؛ کلسیوں 2:13-15)۔

5۔ یوں اُس نے اپنے گناہ گار لوگوں کے لیے ابدی زندگی کو خرید لیا (رومیوں 4:10؛ یوحنا 3:17)۔

اُس کی موت کس بات کی تکمیل تھی؟

مسیح نے اُن تمام لوگوں کی نجات کو مکمل کیا جن کے لیے اُس نے جان دی۔ اُس نے پوری قیمت ادا کر دی، اب کسی بھی قربانی اور قیمت کی ضرورت نہیں ہے۔ بائبل اُسے کفارہ، فدیہ اور چھٹکارا کہتی ہے اور یہ نجات کی مکمل موثریت کو ظاہر کرتے ہیں (رومیوں 5:10، 18-19؛ رومیوں 8:31-32؛ عبرانیوں 12:9؛ یوحنا 2:17)

مسیح کی موت نے واقعی اُن مقاصد کو حاصل کیا، اور یہ اُس کے چنے ہوئے لوگوں کی نجات کے لیے مکمل طور پر موثر ہیں۔ کیا آپ نجات یافتہ ہیں؟ مسیح آپ جیسے گناہ گاروں کے لیے موا، وہ اب بھی آپ جیسے گناہ گاروں کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے (1- تیمتھیس 1:12-15؛ متی 21:1؛ یوحنا 11:10؛ مکاشفہ 9:5)۔

مسیح کا جی اُٹھنا؟

اِبن آدم یعنی یسوع مسیح مر گیا، اُس کی لاش کو قبر میں دفن کیا گیا اور وہی بدن اُس قبر میں سے جی اُٹھا۔ یہ اُس کا جسمانی بدن تھا جو اُس کی موت کے وقت اُس کی جان سے الگ ہو گیا اور جی اُٹھنے کے وقت پھر سے یک جا ہو گیا۔ اگر چہ اُس نے جی اُٹھنے پر جلال پایا، یہ وہی جسمانی جوہر اور وہی یسوع تھا جو مر گیا اور واقعی جی اُٹھا (لوقا 1:24-8، 36-48؛ 1- کرنتھیوں 1:15-8)۔

1- کرنتھیوں 1:15-8 میں پولس کے پیش کردہ تاریخی اثبات اور استدلال کی ماہیت پر غور کریں:

- صحائف
- تاریخی اثبات
- گواہ

- شخصی تجربات

مسیح کے جی اُٹھنے کی کیا اہمیت ہے؟

- یہ ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ مسیح نے جو بھی دعویٰ کیا اُس نے وہ پورا کیا (رومیوں 1:4، 25:4؛ اعمال 2:24-36)۔
- موت سے جی اُٹھنا اِس بات کی علامت ہے کہ مسیح کے ساتھ رفاقت میں مسیحی بھی جی اُٹھیں گے(رومیوں6:1-9؛ 1- کرنتھیوں 15:20-25؛ افسیوں 1:18-20؛ 1- کرنتھیوں 6:14)۔
- جی اُٹھنا مسیحیوں کو یہ یقین دہانی کراتا ہے کہ ایک دن ہمارے پاس بھی مسیح کی مانند جی اُٹھنے والا بدن ہوگا، یوں وہ اُنھیں اُمید اور مستقبل کے لیے جلال کی یقین دہانی کراتا ہے (فلپیوں 3:20-21؛ 1-پطرس1:3)

اپنے جی اُٹھنے کے بعد، مسیح بدن میں آسمان پر چڑھ گیا جہاں وہ بہ طور نبی، کاہن اور بادشاہ اپنے لوگوں کی خدمت کرتا رہے گا جب تک وہ آخری دن اپنے جلال میں واپس نہیں آتا (اعمال 1:4-11؛ عبرانیوں 1:1-4؛ یوحنا 14:25-26؛ عبرانیوں 9:24-26؛ فلپیوں 2:9-11)

سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ سے

خُداوند یسوع نے اپنی قربانی اور کامل فرماں برداری کے وسیلہ اپنے آپ کو ایک ہی بار خُدا کے سامنے پیش کر دیا۔ اُس کی اِس قربانی نے خُدا کے انصاف کو مکمل طور پر پورا کیا اور وہ خُدا اور اِنسان کے درمیان میل ملاپ کا وسیلہ بنی اور اُن لوگوں کے لیے آسمان کی بادشاہی میں ابدی میراث کو حاصل کیا جن کو باپ نے اُنھیں دیا ہے۔(2LCF Ch8 Pa5)

سوالات

1۔ صلیب پر کیا ہوا اور آپ کو اِس سے کیا فائدہ ہوا؟

2۔ مسیح کے بدن کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا کیا ثبوت ہے؟

3۔ آپ کو ایک حقیقی نجات دہندہ کی کیوں ضرورت ہے؟

1. And They Crucified Him, Alun Ebenezer (Evangelical Press)

2. The Cross, God's Way of Salvation, D.Martyn Lloyd Jones
(Good News Publishers)

سبق 7

رُوح القدس: اُس کی شخصیت اور کام

جب آپ لفظ ''رُوح القدس'' کے بارے میں سنتے ہیں تو آپ کے ذہن میں کیا خیال آتا ہے؟ دیانت داری سے اپنے غیرفوق الشعور خیالات پرغور کریں۔ رُوح القدس کی شخصیت اور اُس کے کام کو حد درجہ تذبذب کا شکار کیا جاتا ہے۔ ہمارے تصورات مکمل طور پر واضح نہیں ہیں، اِس لیے ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اصل میں بائبل مقدس اِس کے بارے میں کیا سکھاتی ہے۔

رُوح القدس ایک شخصیت ہے

وہ خُدا اور تثلیث کا تیسرا اَقنوم ہے، اور یہ اپنی ماہیت اور اپنے جوہر میں خُدا باپ اور خُدا بیٹے کے برابر ہے۔ یہ کوئی تاثیر نہیں جو خُدا کی طرف سے نکلتی ہے۔ آئیں اِس کے متعلق بائبلی شواہد پرغور کریں:

1) اُسے بہ طور ایک شخصیت بیان کیا گیا ہے (یوحنا 15:26؛ 16:13-15: عبرانیوں 3:7)۔

2) وہ دُوسروں کے اَعمال سے رنجیدہ ہوتا ہے (اعمال 5:3؛ افسیوں 4:30)۔

3) وہ لوگوں کے لیے کام کرتا ہے (لوقا 12:12؛ پیدایش 1:2-3؛ یوحنا 16:13)۔

4) اُس کے نام کا ذکر تثلیث کے دُوسرے اَقنوم کے ساتھ آیا ہے (یوحنا 16:14)۔

5) وہ شخصی خوبیوں کا حامل ہے (1- کرنتھیوں 2:10-11)۔

6) وہ اپنی قدرت میں ممتاز ہے (لوقا 4:14)۔

رُوح القدس ایک الٰہی ہستی ہے

1) اُسے خُدا کہا گیا ہے (1- کرنتھیوں 3:16، 12:3؛ اعمال 5:3-4)۔

2) الٰہی اعمال کو اُس سے منسوب کیا جاتا ہے (ایوب 33:4؛ رومیوں 8:26)۔

3) وہ الٰہی جوہر کے تمام کمالات کا مالک ہے، جو اپنی ساری معموری میں باپ اور بیٹے کے

ساتھ شامل ہے۔ وہ ابدی ہے (عبرانیوں 14:9؛ وہ ہمہ جا ہے [ہر ایک ناممکن کام کو پورا کرنے کے قابل] لوقا 35:1)۔

4) وہ تثلیث کے دُوسرے اقنوم سے گہرا تعلق رکھتا ہے (متی 3:16-17، 19:28؛ 2-کرنتھیوں 14:13؛ 1-پطرس 2:1؛ افسیوں 18:2، 3:14-19، 4:4-6)

رُوح القدس باپ اور بیٹے سے صادر ہوتا ہے

وہ کسی ایک اقنوم سے صادر نہیں ہوتا بلکہ خُدا باپ اور خُدا بیٹے سے صادر ہوتا ہے (یوحنا 15:26؛ رومیوں 9:8؛ گلتیوں 6:4)۔

اثاناسیوسی عقیدہ میں لکھا ہے:

> ''رُوح القدس کو نہ ہی بنایا گیا نہ تخلیق کیا گیا اور نہ ہی وہ پیدا ہوا؛ وہ باپ اور بیٹے سے صادر ہوا۔۔۔ تثلیث میں کوئی بھی اقنوم کسی سے پہلے یا بعد تخلیق نہیں ہوا، نہ ہی کوئی اقنوم کسی دُوسرے سے چھوٹا یا بڑا ہے؛ یہ اقنوم مکمل طور پر آپس میں ہم آہنگ اور یک جا ہیں۔''

رُوح القدس کے کام

1) اِیمان داروں کے لیے مسیح کے وسیلہ اُس کا وعدہ کیا گیا (یوحنا 16:14-18، 25-26، 26:15، 7:16)۔

2) تاریخی اعتبار سے بہ طور وعدہ کی تکمیل وہ پینتکست کے موقع پر نازل ہوا (اعمال 1:4-5،8، 2:1-4)۔

3) تثلیث کے تناظر میں کلامِ مقدس میں اُس کے کام کو سمجھا جا سکتا ہے: باپ نے منصوبہ بنایا، بیٹے نے اُسے پورا کیا اور رُوح مسیح کے کام کو عمل میں لاتا ہے؛ کیوں کہ خُدا ایک ہے اِس لیے خُدا کے ہر ایک کام میں یہ تینوں اقنوم شامل ہیں (رومیوں 8:9-11)۔

رُوح القدس کے کام کے پہلو

- تخلیق (پیدائش1:1-3)
- صحائف کاالہام (2-تیمتھیس 3:15-17؛ 2-پطرس1:19-21؛ یوحنا16:13)
- مسیح کی گواہی اوراُس کوجلال دینا (یوحنا 16:12-15)
- مسیح کی زمینی خدمت میں اُسے اختیار دینا (لوقا1:35؛ متی3:16 ، 4:1 ، 12:28؛لوقا 4:14، 18؛ یوحنا3:34)

اِیمان دار کی زندگی میں کام کرنا:

☆ نئے سرے سے پیدا کرنا (یوحنا 3:1-8؛ 1-کرنتھیوں 12:13؛ افسیوں 1:14)

☆ حکمت عطا کرنا (1- کرنتھیوں 2:4؛ یوحنا 14:26، 15:26)

☆ پاکیزگی کا پھل پیدا کرنا (گلتیوں 5:22-26؛ 1-پطرس1:2)

☆ پرستش کے قابل بنانا (افسیوں 5:18-20)

☆ کلیسیاؤں کی ترقی کے لیے نعمتیں تفویض کرنا (1- کرنتھیوں 12:4-7؛ افسیوں 4:7-14؛ 1-پطرس 4:10-11؛ رومیوں 12:6-8)

☆ دُعا میں مدد کرنا (افسیوں 2:18؛ رومیوں 8:26)

☆ اِن طریقوں سے رُوح القدس اِیمان داروں پر مسیح کے کام کولاگو کرتا، اُن پر مہر لگاتا، اُن کو پاک کرتا، اُنھیں قائم رکھتا اور اُن کو اُس وقت تک برکت دیتا ہے جب تک وہ ابدی جلال کو حاصل نہ کرلیں (رومیوں 8:9-18)۔

غوروفکر کے سوالات

1) کیا آپ ایک ایسے مسیحی ہوسکتے ہیں جو رُوح القدس سے معمور نہ ہوں؟ جی نہیں! رُوح القدس کے بغیر حقیقی زندگی ناممکن ہے اور آپ خُدا کو خوش نہیں کرسکتے (رومیوں 8:9)۔

2) کیا خُدا کا رُوح مسیحیوں میں بستا ہے؟ جی ہاں، وہ مسیحیوں کے اندر بستا ہے

(1- کرنتھیوں 3:16، 6:18-20)۔

3) آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ رُوح القدس نے نئے جنم کے لیے آپ کے اندر کام کیا؟ وہ مسیح میں نجات بخش اِیمان کو پیدا کرتا ہے (2- کرنتھیوں 4:13؛ افسیوں 2:8)۔

4) کیا تمام مسیحی رُوح القدس کا بپتسمہ حاصل کرتے ہیں؟ جی ہاں! ہر اِیمان دار جب نجات کے لیے مسیح پر بھروسا کرتا ہے تو وہ رُوح القدس کی مکمل بھرپوری کو حاصل کرتا ہے (1- کرنتھیوں 12:13؛ گلتیوں 3:2-3، 14)۔

5) ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم رُوح القدس سے معمور ہیں؟ یہ احساسات یا محض محسوس کرنے کا معاملہ نہیں، بلکہ مسیح پر اِیمان رکھنے کا معاملہ ہے جو ہماری زندگی کو تبدیل کر دیتا ہے (گلتیوں 3:14؛ 5:22-23 ؛ 2- پطرس 1:3-11)۔

6) کیا تمام مسیحیوں کے پاس ایک جیسی نعمتیں ہوتی ہیں؟ جی نہیں، نعمتیں کسی کے ذاتی فائدہ کے لیے نہیں ہوتیں بلکہ یہ کلیسیا کی برکت کے لیے ہوتی ہیں، تاکہ ہر ایک کو فائدہ ہو (رومیوں 12:4-8؛ 1- کرنتھیوں 12:7-11)۔

خلاصہ

رُوح القدس نئی زندگی عطا کرتا اور راست باز میں نجات بخش اِیمان کو پیدا کرتا ہے، رُوح القدس اِیمان داروں کو مسیح اور اُس کے تمام فوائد میں یک جا کرتا ہے۔ وہ اِیمان دار کو مسیح کا بدن بناتا ہے۔ وہ اِیمان دار میں بستا اور اُس پر مہر لگاتا ہے۔ جیسے ہی رُوح القدس اِیمان دار کی زندگیوں میں بستا ہے وہ فضل اور پاکیزگی میں اُن کو پروان چڑھاتا ہے۔ رُوح القدس ایمان دار کو کلیسیا کی برکت اور خدمت کے لیے مختلف نعمتوں سے نوازتا ہے۔

سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ سے

راست باز میں اچھے کام کرنے کی قابلیت اُن کی اپنی صلاحیت کی وجہ سے نہیں، بلکہ مکمل طور پر مسیح کے رُوح کے توسط سے ہے؛ وہی رُوح اُن کو اِس قابل بناتا ہے۔ یہ رُوح راست باز میں ایک حقیقی اور لازمی اثر مرتب کرتا ہے اور اُن کے اندر اپنی راحت کے لیے عمل کرتا ہے۔ (2LCF Ch16 Pa3)

سوالات

1 ۔ رُوح القدس کون ہے؟ اُس کی شخصیت ، الوہیت اور باپ اور بیٹے کے ساتھ اُس کے تعلق کے بارے میں لکھیں۔

2۔ رُوح القدس کس بات کی طرف ہماری توجہ مبذول کراتا ہے؟

3۔ رُوح القدس نے آپ کی زندگی میں کیا کیا، اورآپ کا اُس کے ساتھ شخصی تعلق کیسا ہے؟ رومیوں 8:12-17

مزید مطالعہ کے لیے

1. The Holy Spirit, Edwin H. Palmer (P&R Publishing)
2. The Mystery of The Holy Spirit , R.C. Sproul (Tyndale)

سبق 8

نجات بخش اِیمان

ہم باپ کی حیرت انگیز محبت، بیٹے کے نجات بخش کام اور رُوح القدس کی سونپی گئی ذمے داریوں کے بارے میں جان چکے ہیں۔ اب ہمیں اِس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ بہ حیثیت راست باز اِس کے ہم پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن کا آغاز اُس کے عظیم تر تحفہ نجات بخش اِیمان سے ہوتا ہے۔ سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ کے مطابق:

''ایمان کی بدولت چنے ہوئے لوگ اپنی رُوحوں کی نجات کے لیے اِیمان لانے کے قابل ہوتے ہیں، یہ اُن کے دلوں میں مسیح کے رُوح کا کام ہے(Ch14 Pa1)۔''

تبدیلی

تبدیلی کے عمل میں ہم نجات بخش اِیمان کا تجربہ کرتے ہیں، جس کا مطلب پھرنا یا سمت کی تبدیلی ہے۔ یہ تخلیق نو کے وسیلے رُوح القدس کی قدرت سے ایک مکمل تبدیل شدہ زندگی کو پیدا کرتی ہے، جو توبہ اور اچھے کاموں کی طرف رہنمائی کرتی ہے جو نجات بخش اِیمان کا پھل ہیں(افسیوں 2:8-10؛ اعمال 11:15-18)

تبدیلی کے عمل میں زندگی کا یہ مکمل تغیر اکثر بائبل مقدس میں نظر آتا ہے، مثال کے طور پر ترسیس کا ساؤل (اعمال9:3-6)، داروغہ (اعمال16:29-34)، لدیہ(اعمال 16:14-15)، زکائی (لوقا 19:8-10)،کرنیلیس (اعمال 10:44-48)اور منسی (2-تواریخ 33:1-17)۔

نجات بخش اِیمان

بپٹسٹ کیٹی کزم کے سوال نمبر 91 میں کچھ اِس طرح پوچھا گیا ہے:

''یسوع مسیح پر اِیمان لانا کیا ہے؟ وہاں اِس کا جواب کچھ یوں دیا گیا ہے:

یسوع پر اِیمان لانا نجات بخش فضل ہے، جس سے ہم نجات کے لیے صرف اُسی پر بھروسا کرتے ہیں، جیسا اُس نے ہمیں اناجیل میں بتایا ہے۔''

اِیمان: سب چیزوں سے دست بردار ہو کر صرف اُسی پر توکل کرنا

1) آپ خُدا کے متعلق سچائی ، دُنیا ، گناہ، اپنے آپ اور مسیح میں نجات کو جانتے ہیں (عبرانیوں 11:1-6)۔

2) آپ مسیح میں نجات کے متعلق سچائی کے بارے میں جانتے ہیں، جیسا کہ یہ صحائف میں رُوح کے وسیلہ آپ پر ظاہر ہوا ہے (2-تیمتھیس 3:15؛ یوحنا 3:16، 18، 36؛ اعمال 10:43؛ رومیوں 3:22؛ یوحنا 6:40)۔

3) آپ اپنے پورے دِل سے مسیح پر توکل کرتے ،اور محض اُسی پر بھروسا کرتے اور اُسے اپنا نجات دہندہ مانتے ہیں جس کے بارے میں آپ صحائف میں پڑھ چکے ہیں (رومیوں 10:9-3؛ یوحنا 5:24، 6:47؛ اعمال 16:30-31)۔

یہ نجات بخش اِیمان خُدا کے مفت فضل کا تحفہ ہے (فلپیوں 1:29؛ افسیوں 2:8)۔ کیا آپ اِیمان رکھتے ہیں؟ کیا رُوح القدس نے آپ پر سچائی کو آشکارا کر دیا اور آپ کو اپنی قدرت کا قائل کر لیا اور آپ کو اِس قابل بنا لیا کہ آپ نجات کے لیے محض اُسی پر بھروسا کرتے ہیں؟ اگر ایسا نہیں تو اُس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک وہ آپ کو یہ عطا نہ کر دے۔ رُوح القدس کے وسیلہ اِیمان کی نعمت کے لیے خدا سے درخواست کریں اور وہ آپ کو عطا کرے گا (لوقا 11:9-13)۔

نجات بخش اِیمان کے وسیلہ ہم مسیح سے اور اُن تمام استحقاقات سے پیوست ہیں جو اُس میں ہمیں ملتے ہیں۔ مسیح سے اتحاد کا پہلا پھل اُس میں ایک نئی زندگی ہے جو گناہ کی غلامی سے آزاد ہے (رومیوں 6:1-11)۔ بائبل مقدس اِسے زندگی کے لیے توبہ کے طور پر بیان کرتی ہے۔

توبہ

یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ توبہ نجات بخش اِیمان کا پھل ہے، نہ کہ اِس کا سبب۔ خُدا ہمارے اندر اِیمان کو پیدا کرتا ہے اور پھر توبہ کا عمل شروع ہوتا ہے، توبہ کوئی اچھا عمل نہیں کہ جسے لازمی ہمیں اِیمان کے عطا کیے

جانے سے پہلے کرنا چاہیے۔

اِسی وجہ سے یہ کیٹی کزم کے 92 سوال کے لیے نہایت موزوں ہے: ''زندگی کے لیے توبہ کیا ہے؟ یہ اِیمان کے متعلق سوال 91 کے بعد آتا ہے۔ اِس کا جواب کچھ یوں ہے: زندگی کے لیے توبہ ایک نجات بخش فضل ہے، جس سے ایک گناہ گار کو اپنے گناہ کا حقیقی احساس ہوتا ہے، وہ مسیح میں خُدا کے رحم کو سمجھتا، اپنے گناہ سے رنجیدہ ہوتا اور اُس سے نفرت کرتا ہے، وہ ایک کامل مقصد اور فرماں برداری کے ساتھ خُدا کی طرف رجوع لاتا ہے۔''

1) آپ جانتے اور اقرار کرتے ہیں کہ آپ خُدا کے سامنے گناہ گار ہیں، آپ نے اُس کے احکامات کو توڑ کر اُسے دل گیر کیا اور اب آپ سزا کے مستوجب ہیں (لوقا 15:18-19؛ زبور 51:3-4)۔

2) آپ گناہ کو مسیح میں خُدا کی رحمت کی روشنی میں دیکھتے اور اِس بات کو جانتے ہیں کہ اُس کے علاوہ کوئی اُمید نہیں ہے (خروج 34:6-7؛ یرمیاہ 3:22-23؛ یوایل 2:12-14)
اِس واقفیت کے علاوہ ہمارا غم محض گناہ کے نتائج پر پچھتاوا ہے نہ کہ حقیقی اِیمان کا پھل (2-کرنتھیوں 7:9-10)۔

3) آپ اپنے گناہ پر افسردہ ہوتے ہیں، یہ ایک حقیقی توبہ نہیں ہوتی ہیں؛ اپنے گناہ پر محض افسوس کرنا خُدا کو رنجیدہ کرتا اور آپ کو اُس سے دُور کر دیتا ہے (زبور 51:1-5؛ حزقی ایل 31:36)۔

4) آپ باپ کی مکمل معافی کے لیے اپنے گناہ کو چھوڑ کر خُدا کی طرف رجوع لاتے ہیں (رومیوں 2:4؛ 6:4-8)؛ بیٹا آپ کو مکمل طور پر صاف کرتا (اعمال 2:38)؛ اور رُوح القدس آپ کو زندگی میں نئی فرماں برداری سے لیس کرتا ہے (2-کرنتھیوں 7:11؛ یسعیاہ 1:16-17)۔

راست بازی

نجات بخش اِیمان لازماً فی الفور براہِ راست، راست بازی کی طرف لے جاتا ہے۔ کیٹی کزم کے سوال

نمبر 36 میں بیان کیا گیا ہے:

”راست بازی خُدا کے مفت فضل کا عمل ہے، جس میں وہ ہمارے تمام گناہوں کو معاف کرتا اور ہمیں اپنی نگاہ میں بہ طور راست باز دیکھتا ہے، وہ ہم سے مسیح کی راست بازی منسوب کرتا ہے جو محض اِیمان سے حاصل ہوتی ہے۔“

راست بازی ایک قانونی اصطلاح ہے جس میں خُدا بہ طور منصف گناہ گار کو بے قصور تصور کرتا اور مسیح کے کیے گئے کام کی بنیاد پر اُسے راست باز گردانتا ہے۔ مسیح کا کام اور اُس کی راست بازی ہمارے حق میں شمار کی جاتی ہے۔

راست بازی نجات بخش اِیمان کا پھل ہے، صرف اِیمان سے ہی کوئی خُدا کی نگاہ میں راست باز بن سکتا ہے (رومیوں 3:21-26 ؛ گلتیوں 16:2 ؛ 2-کرنتھیوں 21:5 ؛ رومیوں 10-3:10 ؛ زکریاہ 1:3-4؛ رومیوں 4-5)۔

سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ سے

یہ وہ منصوبہ ہے جو خُدا نے فضل کے عہد میں مسیح کے وسیلہ بنایا ہے۔۔۔ اگرچہ کوئی گناہ چاہے کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو وہ قابلِ سزا ہے، تاہم کوئی گناہ اتنا بڑا بھی نہیں کہ سچے دل سے توبہ کرنے والے پر سزا کو قائم رکھے جو توبہ کی منادی کے وسیلہ اُسے قبول کرتے ہیں۔(2LCF Ch15 Pa5)

سوالات

1۔ کیا آپ مسیحی ہیں؟ اپنی تبدیلی کے تجربہ کو لکھیں۔ نجات بخش اِیمان کے بائبلی عناصر اور اُس کے وسیلہ پیدا ہونے والی توبہ پر غور کریں۔ اگر آپ مسیحی نہیں ہیں تو تبدیلی کی ایک بائبلی مثال بیان کریں۔

2۔ نجات بخش اِیمان کیا ہے؟ ایک بائبلی مثال دیں۔

3۔ آپ کسی دوست کو کیسے بتائیں گے کہ راست بازی صرف اِیمان کے وسیلہ ہے اور یہ اُن کے لیے کیوں ضروری ہے اور اِس کے کیا فائدے ہیں؟

مزید مطالعہ کے لیے

1. Faith a Gift of God, Tom Wells (Banner of Truth)

2. Justified by Faith Alone, R.C Sproul (Crossway)

3. Repentance, Richard Owen Roberts (Crossway)

4. Repentance, J.C Ryle (Aneko Press)

سبق 9

مسیح میں زندگی گزارنا

مسیحی آزادی اور پاکیزگی

نجات بخش اِیمان کے وسیلہ ہم گناہ سے آزاد ہو گئے ہیں کہ خُدا کی فرماں برداری میں زندگی گزاریں۔ یہ زندگی کی پاکیزگی غلامی کی کوئی نئی شکل نہیں ہے، جیسا کہ کچھ مسیحی گناہ کی بدحالی کی غلامی کو خُدا کی شریعت کی نئی غلامی سے بدل دیتے ہیں۔ اِس کے برعکس مسیحی حقیقت میں آزاد ہو جاتے ہیں۔ سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ میں واضح کیا گیا ہے:

> ''وہ آزادی جو مسیح نے راست بازوں کے لیے اپنی جان دینے کے وسیلہ حاصل کی ہے اُس کے وسیلہ وہ گناہ، خُدا کے غضب اور شریعت کی لعنت سے آزاد۔۔۔اور گناہ کے غلبے، مصیبتوں، موت کے ڈنک اور ڈر سے آزاد ہیں۔۔۔وہ خُدا کے پاس جا سکتے ہیں، یہ رسائی اُس کی فرماں برداری کو تسلیم کرنے کے وسیلہ ہے نہ کہ غلامانہ خوف کی وجہ سے، بلکہ ایک بچہ کی طرح محبت اور دل کی خوشی سے۔''
>
> (2LCF Ch21 Pa1)

مسیحی کو اِیمان کے وسیلہ پاک ہونے کے لیے آزاد کیا گیا ہے جیسے خُدا پاک ہے (1- پطرس 1:15-16)؛ اِیمان داروں کے دل میں یہ رُوح القدس کا کام ہے (1- پطرس 1:2)؛ اور اِس آزادی کا ثبوت راست باز کی زندگی میں خُدا کی شریعت کی فرماں برداری ہے (یوحنا 14:15؛ 1- یوحنا 5:3)۔

ایک مسیحی کے لیے یہ آزادی ہرگز بوجھ نہیں ہوتی بلکہ وہ محبت، اور دل کی خوشی سے مسیح کی پیروی کرتا ہے (متی 11:28-30)؛ وہ سب سے بڑھ کر خُدا کو جلال دینا چاہتا ہے (1- کرنتھیوں 10:31)؛ خُدا کے بارے میں جاننا اور اُس کی خدمت کرنا اُس کی سب سے بڑی خوشی ہوتی ہے (زبور 73:25-26؛ 119:97)۔

راست باز اِس آزادی کو مسیح میں اِستعمال کرتا ہے نہ کہ گناہ کرنے کے اجازت نامہ کے طور پر، لیکن

مقدس بننے کے لیے وہ پاکیزہ زندگی گزارنے کے لیے خُدا میں الگ ہو جاتے ہیں (ططس 3:2-8)۔

تقدیس

خُدا کے لیے الگ یا مقدس ہونا تقدیس کہلاتا ہے۔ کیٹی کزم کا سوال نمبر 38 کچھ یوں بیان کرتا ہے:

''تقدیس خُدا کے مفت فضل کا کام ہے، جس سے ہم خُدا کی شبیہ پر ڈھلتے اور نئی پیدایش حاصل کرتے اور گناہ کے لیے زیادہ سے زیادہ مُردہ اور راست بازی کے لیے زندہ ہوتے جاتے ہیں۔''

یہ وہ عمل ہے جس کے وسیلہ راست باز کے دل، ذہن اور اُس کے رویے میں تبدیلی آتی ہے۔ اِس کے وسیلہ وہ زیادہ سے زیادہ خُدا کی مرضی اور مسیح کی شبیہ پر ڈھالتا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی موت کے وقت پاکیزگی میں کامل ہو جاتا ہے۔ اُس کا بدن مسیح کے اُس بدن کی مانند ہو جاتا ہے جو بدن اُسے اپنے جی اُٹھنے کے بعد حاصل ہوا تھا۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ خُدا اپنے لوگوں کو ایک جلالی مقصد کے لیے بچاتا ہے (افسیوں 1:4؛ رومیوں 8:29)۔

تقدیس کا عمل ایک راکٹ کی طرح تین مراحل پر مشتمل ہوتا ہے:

1) اُوپر اُٹھنا: گناہ سے باز آنا مسیح میں حقیقی آزادی پیدا کرتا ہے۔
2) آگے بڑھنا: اِس مرحلہ پر گناہ کی باقیات سے چھٹکارا پانے کے لیے مسلسل جنگ جاری رہتی ہے۔
3) پہنچنا: آسمان (تجلی) میں ہر قسم کے گناہ سے مکمل آزادی حاصل کرنا۔

اُوپر اُٹھنا: گناہ سے باز آنا مسیح میں حقیقی آزادی پیدا کرتا ہے

تبدیلی گناہ سے باز آنے کا سبب بنتی ہے۔ تبدیلی سے پہلے ہم گناہ کی غلامی اور اُس کے تسلط میں جکڑے ہوتے ہیں۔ تبدیلی کے وقت یہ غلامی ختم ہو جاتی ہے۔ ہمیں گناہ کے دائرۂ اثر سے نکال کر خُدا کی بادشاہی میں رکھا جاتا ہے۔ جہاں ہم گناہ کے تسلط سے آزاد ہو جاتے ہیں (کلسیوں 1:12-14؛ رومیوں 6:2-6)۔

یہ سب کچھ مسیح کے ساتھ اتحاد کے وسیلے پورا ہوتا ہے۔ مسیح مر گیا اور اُس نے گناہ کو شکست دے دی، ہم اِیمان کے ذریعے اُس سے متحد ہیں، نئی زندگی کو حاصل کرنے کے وسیلہ ہم اُس فتح میں شامل ہیں (1-پطرس 2:24)۔

ایک بار گناہ سے چھوٹنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم بے گناہ ہیں، بلکہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اب گناہ کے غلام نہیں اور نئی اور جداگانہ زندگی گزارنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہم خُدا کی خدمت کرنے کے لیے آزاد ہیں اور ہمیں اُس کی خدمت کرنی چاہیے (پولس کی دلیل کو پڑھنے کے لیے رومیوں کے خط کے پورے چھٹے باب کا مطالعہ کریں)۔

آگے بڑھنا: اِس مرحلہ پر گناہ کی باقیات سے چھٹکارا پانے کے لیے مسلسل جنگ جاری رہتی ہے

1۔ خُدا ہم میں کام کرتا ہے تاکہ ہم اُس کی مرضی پوری کر سکیں (فلپیوں 2:12-13؛ 1-تھسلنیکیوں 5:23-24)۔

2۔ گناہ کے ساتھ ایک مسلسل تصادم جاری ہے (رومیوں 8:13؛ 1-تیمتھیس 6:12؛ کلسیوں 3:5؛ رومیوں 7:14-25)۔

3۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں تقدیس کے کام کو آگے بڑھیں (2-پطرس 1:3-11؛ 2-کرنتھیوں 7:1؛ عبرانیوں 12:14؛ یوحنا 15:5-10)۔

4۔ ہمیں اپنی زندگیوں میں ایک مسلسل رُوحانی جنگ کا سامنا ہے (افسیوں 6:10-18؛ یعقوب 4:7-8؛ 1-پطرس 5:8-9)۔

جیسا کہ ہم بتدریج تبدیلی کی جانب بڑھتے ہیں تو اِس عمل کے مثبت اور منفی دونوں پہلو ہیں:

- منفی پہلوؤں کو ہمیں لازمی ترک کرنا چاہیے (افسیوں 4:25،31)۔
- مثبت پہلوؤں پر ہمیں لازمی عمل کرنا چاہیے (کلسیوں 3:12-14)۔
- (دونوں پہلوؤں کو لازمی مل کر کام کرنا چاہیے (رومیوں 13:11-14؛ فلپیوں 3:12-14)۔

اِس کام میں خُدا نے ہمیں فضل کے ذرائع مہیا کیے ہیں جن کے ذریعے ہم بڑھنے کے قابل ہوتے ہیں:

1۔ عاجزی کے ساتھ خُدا کے کلام کی خدمت میں لگے رہیں (1- کرنتھیوں 1:21؛ رومیوں 10:14،17؛ اعمال 20:25-27)۔

2۔ خُداوند کے دن خُدا کے لوگوں کے ساتھ پرستش اور رفاقت کے لیے جمع ہونا (عبرانیوں 10:19-25؛ مکاشفہ 1:9-11)۔

3۔ کلیسیا کے پاک ساکرامنٹس بپتسمہ اور عشائے ربّانی میں شامل ہونا (اعمال 2:38-42؛ 1- کرنتھیوں 11:23-26)۔

4۔ کلامِ خُدا کا شخصی مطالعہ کرنا، جو ہمارے ذہنوں کو ہر روز تر بتر کرتا اور ہمیں پاکیزگی سے لیس کرتا ہے (رومیوں 12:1-2؛ 2- تیمتھیس 3:15-16؛ زبور 119:9-16)

5۔ روزانہ شخصی دُعا اور دُعائیہ اجتماعات میں شریک ہونا، اپنے گناہوں کا اقرار کرنا، اور خُدا سے اُن سب چیزوں کی درخواست کرنا جن کی ہمیں ضرورت ہے (افسیوں 6:18؛ 1- یوحنا 1:5-9؛ یعقوب 1:5،17؛ اعمال 2:42)۔

6۔ ایک بائبلی کلیسیا کی عبادت اور پرستش میں فعال شمولیت (افسیوں 4:11-16)۔

7۔ کلیسیا کے رسالتی مشن میں فعال شمولیت (متی 28:18-20)۔

یہ سب کچھ رُوح القدس کی معموری اور اُس کی قدرت سے ہوتا ہے (1- کرنتھیوں 6:19-20)۔

پہنچنا: آسمان (تجلی) میں ہر قسم کے گناہ سے مکمل آزادی حاصل کرنا

اِس کے بارے میں تفصیلی مطالعہ ہم اگلے باب میں کریں گے، لیکن یہاں اِس کی مختصر وضاحت کرتے ہیں:

1۔ مسیحیوں کے لیے اِس کی یقین دہانی (رومیوں 8:28-30؛ فلپیوں 1:6)۔ وہ لوگ جو حقیقت میں نجات پا گئے ہیں وہ خُدا کے فضل کے عہد اور منصوبہ کے مطابق مسیح کی پیروی کرنے میں قائم رہتے اور جلال میں داخل ہوتے ہیں۔

2۔ یہ جلال تمام اِنسانی کمالات میں مسیح کی شبیہ کو ظاہر کرتا ہے (1- یوحنا 3:2؛ فلپیوں 3:21)۔

سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ سے

اِیمان کا فضل ۔۔۔عموماً کلام کی خدمت کے وسیلہ عمل کرتا ہے، بپتسمہ، پاک عشا، دُعا اور خُدا کی طرف سے قائم کیے گئے دُوسرے احکامات کی وجہ سے اِسے بڑھایا اور مضبوط کیا جاتا ہے (2LCF Ch14 Pa1)۔

سوالات

1۔ تقدیس کیا ہے؟ اِس بات پر غور کریں کہ آپ کو شخصی طور پر تبدیل ہونے، نجات حاصل کرنے اور ترقی کرنے کے لیے کیا ضروری ہے؟

2۔ تقدیس کے عمل میں منادی اور پرستش کی کتنی اہمیت ہے؟ آپ اپنے ہفتے کی کس طرح منصوبہ بندی کریں گے اور اِس بات کو یقینی بنائیں گے کہ آپ خُداوند کے دن اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اُس کے ساتھ گزاریں؟

3۔ بائبل کا مطالعہ اور دُعا کرنا آپ کی کیسے مدد کر سکتا ہے؟ اِس روزمرہ نظم وضبط کو آسان بنانے کے لیے آپ اپنے وقت کو کس طرح ترتیب دیں گے؟

4۔ آپ کلیسیا اور اپنی روزمرہ زندگی میں کیسے خُدا کی خدمت کر سکتے ہیں کہ آپ اُس کے فضل میں پروان چڑھیں؟

مزید مطالعہ کے لیے

1. Holiness, J.C. Ryle (Banner of Truth)
2. What Happens When We Worship, J. Landry Cruse (Reformation Heritage)
3. Green Pastures, Ryan Davidson (RBAP)
4. Preaching as the Primary Means of Grace, Julius Santiago (Broken Warfe)
5. Spiritual Disciplines for The Christian Life, Donald S. Whitney (Navpress)

سبق 10

فردوس اور جہنم

اِس مطالعہ میں ہم تین عنوانات پر بحث کریں گے:

1) آمدثانی

2) آسمان

3) فردوس

مسیح کی آمدثانی

خُدا نے دُنیا کو تخلیق کیا اور اِنسان گناہ میں گر گیا۔خُدا نے فضل کے عہد کے تحت ایک نجات دہندہ کا وعدہ کیا (پیدایش 15:3)، وہ نجات دہندہ اِس زمین میں آیا،اُس نے زندگی گزاری،مر گیا،مُردوں میں سے جی اُٹھا،آسمان پر چڑھ گیا اور دُوسرے مددگار یعنی رُوح القدس کو بھیجا (عبرانیوں 1:1-3)۔خُدا کے نجات کے منصوبہ کا اگلا حصہ اُس کی آمدثانی ہے۔تمام مسیحی اِس بات پر متفق ہیں کہ وہ آئے گا، اگرچہ اُس کی واپسی کے واقعات کی ترتیب میں کچھ اختلافات ہیں۔

کلامِ مقدس کے بہت سے حوالہ جات زمین پر اُس کی جلالی آمد کے بارے میں تعلیم دیتے ہیں (متی 31:25؛ 1-تھسلنیکیوں 4:15-17؛ متی 24:30-31؛ اعمال 1:11)۔

اُس کی آمد کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا نہ اِنسان نہ خُدا کے فرشتے، اِس لیے اگر کوئی بھی اُس کی آمد کے سال یا دن کے متعلق پیشین گوئی کرنے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔لہٰذا ہمیں مسیح کو قبول کر کے وفاداری سے اُس کی خدمت کرتے ہوئے ہر وقت اُس کی آمد کے لیے تیار رہنا چاہیے (متی 24:36-42؛ 2-پطرس 3:3-13؛ 1-تھسلنیکیوں 5:1-3؛ متی 25)۔

پھر بھی اِن آخری وقتوں میں (مسیح کے اُٹھائے جانے اور واپس آنے کا درمیانی عرصہ) مسیحیوں نے بہت سے ''وقتوں کے نشانات'' کا تجربہ کیا جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اُس کی آمد قریب ہے اور اُنھیں تیار رہنے

کی ضرورت ہے(متی 24:9-13)۔

(نوٹ: متی 24 باب کے کچھ حوالہ جات 70 عیسوی میں یروشلیم کی بربادی کا ذکر کرتے ہیں، جیسا کہ آیات 15-28۔ تاہم 9-13 آیات کا اطلاق آج کے زمانہ پر ہوتا ہے۔ 2-تھسلنیکیوں 2:3-10؛ 2-تیمتھیس 3:1-7؛ 1-یوحنا 2:18-22)

مسیح کی آمد پر دو چیزیں وقوع پذیر ہوں گی:

1) تمام مُردے جی اُٹھیں گے(یوحنا 5:28-29؛ 1-تھسلنیکیوں 4:13-17)۔

2) آخری عدالت ہوگی(مکاشفہ 20:11-15؛ متی 25:31-46؛ 2-کرنتھیوں 5:10 2-پطرس 3:10-13)

فردوس

1) جب راست باز مرتے ہیں تو وہ فوراً اپنی رُوح میں مسیح کے پاس فردوس میں چلے جاتے اور جسم کے جی اُٹھنے کا انتظار کرتے ہیں(لوقا 23:43؛ فلپیوں 1:21-23؛ 2-کرنتھیوں 5:8؛ مکاشفہ 6:9)

2) مسیح کی آمد پر وہ جی اُٹھیں گے اور اُن کے بدن اُن کی رُوحوں سے مل جائیں گے(یوحنا 5: 28-29؛ 1-تھسلنیکیوں 4:16)۔

3) اپنی کامل اِنسانیت میں وہ آخری عدالت پر خُدا کے سامنے کھڑے ہوں گے، وہاں اُن کا حساب ہوگا اور وہ اپنے کاموں کا بدلہ پائیں گے(2-کرنتھیوں 5:10؛ 2-تیمتھیس 4:1؛ مکاشفہ 20:12؛ متی 25:46؛ 1-کرنتھیوں 3:11-15)۔

4) مسیح میں راست باز قرار دیئے جانے کے بعد وہ اپنے کامل بدن(جسم اور جان) کے ساتھ جلال پائیں گے اور خُدا کے فردوس میں جانے کے لیے تیار ہوں گے(فلپیوں 3:20-21؛ 1-یوحنا 3:1-3؛ 1-کرنتھیوں 15:22-23؛ یوحنا 6:40)۔

5) پھر مسیحی نئی زمین اور نئے آسمان میں مسیح کے ساتھ رہیں گے۔ وہ ایک نئی مخلوق ہوں گے جو کامل اور جلالی ہوگی(2-پطرس 3:10-13؛ یوحنا 14:1-3)[یہ بہت اہم ہے کہ ہم نئی تخلیق کی

پوری تفصیل کا مطالعہ کریں جو علامتی زبان میں آنے والی دُنیا کے جلال کو ظاہر کرتی ہے اور ہماری ابدی اُمید کو جلا بخشتی ہے(مکاشفہ 21-22)۔

6) نئی زمین اور نئے آسمان پر ایک کامل، جاودانی اور دائمی زندگی ہوگی (متی 46:25)۔

جہنم

1) جب ناراست مرتے ہیں تو اُنھیں فوراً جہنم میں ڈال دیا جاتا ہے جہاں وہ آخری عدالت کا انتظار کرتے ہیں (لوقا 16:23-24؛ یہوداہ 6-7)

2) مسیح کی آمد پر اُن کے بدن جی اُٹھیں گے اور اپنی رُوحوں سے دوبارہ مل جائیں گے (یوحنا 5:28-29)۔

3) اپنے کامل بدنوں کے ساتھ وہ آخری عدالت میں خُدا کے سامنے حاضر کیے جائیں گے، وہاں اُن کا حساب ہو گا اور وہ اپنے کاموں کا بدلہ پائیں گے (2 - کرنتھیوں 10:5 ؛ اعمال 15:24؛ رومیوں 14:10-12)۔

4) وہ اپنی تمام برائیوں، بُرے کاموں اور خُدا کے خلاف بغاوت کی وجہ سے ردّ کیے اور جہنم میں ڈالے جائیں گے جو ایک ابدی سزا کی جگہ ہے (مکاشفہ 8:21 ؛ 20:11-15 ؛ حزقی ایل 20:18؛ 1- کرنتھیوں 6:9-10؛ مکاشفہ 15:22)۔

5) ناراست شیطان کے ساتھ رہیں گے، بدرُوحیں اور وہ تمام لوگ جو اپنے گناہ میں مُرے اندھیرے میں ڈال دیئے جائیں گے، وہ ہمیشہ خُدا کے غضب کو برداشت کریں گے اور وہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہو گا ، وہ کبھی بھی اِس حالت سے آزاد نہیں ہوں گے (مکاشفہ 14:6-17؛ 9:14-11؛ مرقس 9:47-48؛ 2-تھسلنیکیوں 1:5-10؛ متی 12:8)۔

6) ناراستوں کی سزا ہمیشہ کے لیے ہوگی (لوقا 16:24-26؛ متی 46:25)۔

اطلاق

خُدا ہر ایک کی عدالت کرے گا (عبرانیوں 27:9)، ہمیں لازمی اُس کے سامنے کھڑے ہونے کے

لیے تیار رہنا چاہیے:

1) اگرچہ وہ ابھی تک اپنی دُوسری آمد میں نہیں آیا لیکن پھر بھی آج ہی نجات کے لیے اُس پر کامل بھروسا رکھیں (2-کرنتھیوں 6:1-2)۔

2) مسیح سے باہر ہونے کا مطلب ابدی ہلاکت ہے۔ لہٰذا فضل کے عہد کے دَور میں ابھی تک ہمارے پاس وقت ہے، اِس لیے ہمیں لازمی کھوئے ہوئے لوگوں کو خوش خبری کی منادی کرنی چاہیے (یوحنا 9:4-5؛ 2-کرنتھیوں 5:18-21)۔

3) ہمیں ہر روز مسیح کی آمد کی توقع رکھتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیے اور اُس سے ملنے اور عدالت کے لیے اپنے آپ کو تیار رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی زندگی کے ہر معاملے اور ہر ایک لمحہ میں مسیح کے ساتھ زندگی بسر کرنی چاہیے (1-کرنتھیوں 9:24-27؛ 2-پطرس 3:14؛ فلپیوں 3:12-14)۔

4) ہمیں بے تابی سے مسیح کی آمدِ ثانی کا انتظار کرنا چاہیے اور اِس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ جب وہ آئے گا تو وہ سب چیزوں کو نیا بنا دے گا اور ہم سب اُس کے ساتھ نئے آسمان اور نئی زمین میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے (مکاشفہ 21:1-7؛ 22:20-21؛ رومیوں 8:18-25)۔

سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ سے

جیسا کہ مسیح ہمیں یقینی طور پر باور کرا چکا ہے کہ روزِ عدالت کا ایک دن مقرر ہے، تا کہ سب آدمی گناہ سے باز رہیں۔ یہ دن راست باز لوگوں کے لیے بہت بڑی تسلی کا دن ہے۔ لیکن اُس نے یہ دن اِنسانوں سے پوشیدہ رکھا ہے، تا کہ وہ ہوشیار اور بیدار رہیں کیوں کہ وہ اُس دن اور اُس گھڑی کے بارے میں نہیں جانتے۔ کوئی بھی شخص جو تیار ہے صرف وہی کہہ سکتا ہے کہ خُداوند یسوع جلد آ۔ آمین (2LCF Ch32 Pa3)۔

سوالات

1۔ لوگ کیسے فردوس میں جاتے ہیں؟ کیا سبھی لوگ بالآخر وہاں پہنچ جائیں گے؟

2۔ جہنم کیسی ہے؟ کیا کوئی شخص ایک بار جہنم میں جا کر بچ سکتا ہے؟

3۔ فردوس کے بارے میں سوچنا مسیحیوں کی کس طرح حوصلہ افزائی کرتا ہے؟

مزید مطالعہ کے لیے

1. Heaven is a Far better Place, Eryl Davies (Evangelical Press)

2. Whatevery Happened to Hell? John Blanchard (Evangelical Press)

سبق 11

کلیسیا

کلیسیا کیا ہے؟

اپنے آپ سے سوال پوچھیں: کلیسیا کیا ہے؟ اپنے پہلے خیالات پر غور کریں اور اُن میں بغیر کوئی تبدیلی لائے اُن کو تحریر کریں۔ اِس لفظ کو عمومی طور پر کیسے اِستعمال کیا جاتا ہے؟ یہ لفظ جماعت یا لوگوں کی طرف اشارہ کرتا ہے نہ کہ عمارتوں یا اداروں کی جانب، خاص طور پر اِنسانی تنظیموں اور اُن کے نظام کی جانب۔ عہد جدید میں یہ لفظ دو طرح سے اِستعمال کیا گیا ہے:

1) مخصوص مقامی کلیسیائیں (اعمال 11:25-26، 23:14، 41:15)

2) عالمگیر کلیسیا [تمام ادوار اور پوری دُنیا کے راست باز] (افسیوں 3:21؛ کلسیوں 1:18)

کلیسیا کے اراکین کون ہیں؟

کلیسیا اُن تمام لوگوں پر مشتمل ہے جو باپ کی طرف سے بلائے گئے، بیٹے کی طرف سے چھڑائے اور رُوح کے وسیلہ سے پاک کیے گئے ہیں (1- کرنتھیوں 1:2-3؛ رومیوں 1:6-7؛ افسیوں 5:25-27؛ اعمال 5:14)۔ وہ بہ طور پیروکار مسیح میں اپنے بلاوئے کی فرماں برداری کو یوں ظاہر کرتے ہیں:

1) وہ بپتسمہ کے وسیلہ ظاہری طور پر مسیح میں اپنے اِیمان کا اقرار کرتے ہیں (اعمال 2:41، 16:14-15)۔

2) وہ اپنے آپ کو اِیمان داروں کی جماعت میں خدمت اور پرستش کے لیے وقف کرتے ہیں (اعمال 14:27؛ عبرانیوں 10:19-25)

3) وہ اپنی زندگی گواہی اور کلیسیا کی رسالت کے لیے وقف کرتے ہیں (اعمال 2:42-47)۔

عہد جدید ظاہر کرتا ہے کہ شخصی تبدیلی عام طور پر کسی شخص کو رسالت، بپتسمہ، خدمت اور پرستش کے وسیلہ مقامی کلیسیا کا رکن بناتی ہے (اعمال 5:14)۔

کلیسیا واضح طور پر جانتی اور سمجھتی ہے کہ کون کلیسیا کے رُکن ہیں (1- کرنتھیوں 13:5)۔

مقامی کلیسیا کا مقصد اور اُس کی بلاہٹ کیا ہے؟

1۔باہمی پرستش: وسیع پیمانہ پر لوگ پرستش کے متعلق غلط فہمی کا شکار ہیں اور اُن کا خیال ہے کہ محض گانا ہی پرستش ہے۔ تاہم کلامِ مقدس بڑے بسیط تناظر میں اِس کی وضاحت کرتا ہے پرستش میں کلام سننا، رفاقت رکھنا، دُعا کرنا، بائبل کا مطالعہ کرنا، منادی کرنا، گناہوں کا اقرار کرنا اور اِسی طرح حمد وثنا کرنا شامل ہے۔ پرستش زمین پر کلیسیاؤں کی سب سے اہم اور اُتم بلاہٹ ہے، جیسے کلیسیا آسمان پر خُدا کے تخت کے سامنے پرستش کرے گی (عبرانیوں 12:22-24؛ مکاشفہ 4:8-11؛ یوحنا 4:23-24؛ کلسیوں 3:16-17؛ مکاشفہ 4:8-11)۔

2۔رسولی اقرار: مسیح اپنی کلیسیا کو عہد جدید کے رسولی مکاشفہ میں بیان کیے گئے عقائد پر قائم رہنے اُن کا دفاع کرنے اور اُنھیں دُوسروں کو بتانے کے لیے بُلاتا ہے (اعمال 20:25-31؛ 1- تیمتھیس 3:14-16؛ یہوداہ 3؛ 2- تیمتھیس 1:13-2:2؛ ططس 1:2)۔

3۔منادی کی خدمت: کلامِ خُدا جس کی وضاحت اور اقرار کلیسیا کے وسیلہ سے ہوا اُس کا اظہار لازمی طور پر منادی کے ذریعے کیا جانا چاہیے (1 - کرنتھیوں 1:21-24؛ رومیوں 10:14-17؛ 1- کرنتھیوں 2:1-5؛ 2- تیمتھیس 4:1-4)۔

4۔ساکرامنٹس: بپتسمہ اور پاک عشا کو مسیح کے حکم کے مطابق منانا چاہیے (متی 28:19-20؛ 1- کرنتھیوں 11:26)۔

5۔محبت بھری رفاقت: جب کلیسیا کے اراکین ایک دُوسرے سے محبت کرتے اور مسیح میں ایک دُوسرے کی خدمت کرتے ہیں تو وہ مسیح کی محبت کو ظاہر کرتے ہیں (یوحنا 13:34-35؛ کلسیوں 3:12-15؛ رومیوں 12:9-21؛ یوحنا 13:1-17) یہ رفاقت کلیسیاؤں کو بھی باہمی رفاقت میں قائم رکھتی ہے (رومیوں 16:1-2؛ 3- یوحنا 5-12)۔

6۔ حقیقی نظم وضبط: کلیسیا کو لازمی اپنے اراکین سے اتنی محبت رکھنی چاہیے کہ وہ مسیح کے جلال اور ایک دُوسرے کی بھلائی کے لیے نظم وضبط کو سیکھیں (گلتیوں 6:1-2؛ 1-کرنتھیوں 5:1-5؛ متی 18:15-18)۔

7۔ عالمی رسالت: اِس اخیر زمانہ میں کلیسیا کو لازمی سب لوگوں کو انجیل کی خوش خبری سنانے کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اُن کو مسیح کی آمدِ ثانی کے لیے تیار کرنا چاہیے (متی 28:16-20؛ رومیوں 1:16-17)۔

کلیسیا کس طرح اپنا نظم ونسق چلاتی ہے؟

خُداوند یسوع مسیح مقامی اور عالمگیر کلیسیا کا واحد سر ہے۔ جیسے ہم سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ میں پڑھتے ہیں:

> ''خُداوند یسوع مسیح کلیسیا کا سر ہے، جو باپ کی طرف سے مقرر کیے جانے کے وسیلہ اور اپنے بُلائے جانے کی قدرت سے تمام طاقت کا مالک اور سب چیزوں کا سردار ہے۔'' (2LCF Ch26 Pa4)

افسیوں 1:22-23؛ کلسیوں 1:18؛ افسیوں 5:23 کا مطالعہ کریں۔

مسیح کی حکمرانی اُس کی کلیسیاؤں میں عملی طور پر کام کرتی ہے کیوں کہ رُوح القدس خُدا کے کلام کی خدمت کو مقدسین کی جماعت پر لاگو کرتا ہے۔ اِس طرح وہ مسیح کی عقل کو جانتے ہیں، تاکہ وہ سب باتوں میں اُس کی فرماں برداری میں زندگی گزار سکیں (کلسیوں 3:15-17؛ 1-کرنتھیوں 2:13-16)۔

جب کلیسیا رُوح کی یگانگت میں جمع ہوتی ہے تو وہ مسیح کے ماتحت ہوتی ہے اور مقدسوں کی جماعت کو سونپا گیا اختیار مسیح کی طرف سے ہوتا ہے (گلتیوں 6:1-2؛ 1-کرنتھیوں 5:1-5؛ متی 18:15-18)

مسیح نے اپنی کلیسیا میں بزرگ مقرر کیے ہیں تاکہ وہ اُس کی آواز سن سکیں، رُوح میں باہم چل سکیں، باپ کو عزت دیں اور اُن تمام باتوں کو پورا کرسکیں جن کے لیے اُنھیں بلایا گیا ہے (افسیوں 4:11-13)۔

کون مقامی کلیسیا کی راہنمائی کرتا ہے؟

کلیسیا میں رُوحانی رہنماؤں کو ایلڈرز، بزرگ، خادم، اور نگہبان کہا جاتا ہے (وہ ہمیشہ مسیح کے ماتحت ہوتے ہیں جو کلیسیا کا واحد سردار ہے)۔ مختلف علاقوں میں یہ نام مختلف ہو سکتے ہیں۔ مسیح اُنھیں منادی کرنے، تعلیم دینے، رہنمائی کرنے، نگہبانی کرنے اور وفاداری سے خدمت کرنے کے لیے بُلاتا ہے، تاکہ وہ مسیح کے گلہ کے لیے ایک اچھی مثال قائم کریں۔ وہ اپنی کلیسیاؤں کے لیے مسیح کا تحفہ ہیں، اِس لیے نہیں کہ وہ اُن پر حکمرانی کریں بلکہ اُن کے لیے برکت کا سبب بنیں اور مسیح کی عقل اور اُس کی مرضی کے مطابق اُن کی رہنمائی کریں (1- پطرس 5:1-4؛ اعمال 20:25-31؛ 1- تیمتھیس 4:12-16)

کلیسیاؤں کی ذمے داری ہے کہ وہ اپنے رہنماؤں کو سمجھیں، اُن کی عزت کریں، اُن کا خیال رکھیں اور اُن کی مدد کریں۔ کلیسیا کے وہ اراکین جو اُن رہنماؤں سے رُوحانی رہنمائی اور مشاورت حاصل کرتے ہیں اُن کو چاہیے کہ وہ اُن کی عزت اور فرماں برداری کریں (1- تیمتھیس 5:17-20؛ عبرانیوں 13:7،17؛ 1- تھسلنیکیوں 5:12-13)۔

بائبل مقدس نے نگہبانوں اور بزرگوں کی قابلیت کے معیار معین کر دیئے ہیں (1- تیمتھیس 3:1-7؛ طِطُس 1:5-9)۔

کلیسیا میں رہنماؤں کا ایک اور گروہ ہے جسے ڈیکنز اور خدمت گزار کہتے ہیں، یہ کلیسیائی اراکین کی عملی ضروریات میں مدد کرتے اور بزرگوں کی کلام سنانے اور دُعا کرنے کی خدمت میں معاونت کرتے ہیں (اعمال 6:1-6؛ فلپیوں 1:1؛ 1- تیمتھیس 3:8-13)

سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ سے

اِن کلیسیاؤں کے اراکین اپنے بلاوئے کے وسیلے مقدس ہیں، جو مسیح میں اپنے بلاوئے کی فرماں برداری کی گواہی دیتے اور اُس کو ظاہر کرتے ہیں؛ اور وہ اُس کے ساتھ چلنے کو راضی ہیں، مسیح کے اقرار کے ساتھ وہ اپنے آپ کو خُدا کی مرضی سے دُوسروں اور خُدا کے سپرد کرتے اور خوش خبری کے تابع ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ (2LCF Ch26 Pa6)

سوالات

1۔ کلیسیا کیا ہے؟

2۔ کس کو کلیسیا میں شامل ہونا چاہیے؟ کلیسیائی رُکنیت کے لیے کیا اہلیت ہوتی ہے؟

3۔ کسی کلیسیا میں شمولیت اختیار کرنے کے لیے کن باتوں کو مدنظر رکھنا چاہیے؟ آپ کیسے جان سکتے ہیں کہ ایک کلیسیا اپنی بلاہٹ کو پورا کر رہی ہے؟

4۔ کلیسیا کے سر مسیح اور راہنماؤں کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

5۔ مقامی کلیسیا میں آپ کا کیا مقام ہے اور آپ کے کیا کیا استحقاقات اور ذمہ داریاں ہیں؟

مزید مطالعہ کے لیے

1. The Glory of a True Church, Benjamin Keach (Free Grace Press)
2. Life in the Father's House, Wayne A. Mack & David Swavely (R&R)
3. To Be or Not To Be a Church member? Wayne A.Mack (Calvary Press)
4. The Church Member's Guide, John Angell James (Solid Ground Christian Books)

سبق 12

بپتسمہ اور عشائے ربّانی

''بپتسمہ اور عشائے ربّانی خود مختارانہ دستور کے مثبت ساکرامنٹس ہیں، جنھیں
خُداوند یسوع مسیح نے مقرر کیا ہے جو واحد شریعت دینے والا اور وہ اپنی کلیسیا کے
ساتھ دُنیا کے آخر تک رہے گا۔''(2LCF Ch28 Pa1)

بپتسمہ کیا ہے

بپتسمہ باطنی تبدیلی کا ظاہری اور صریح نشان ہے۔ پانی اپنی ذات میں رُوحانی طور پر کچھ نہیں کرتا؛ یہ
اُس کام کے مشابہ ہے جو خُدا پہلے سے ہی کر چکا ہے۔

لفظ بپتسمہ کا سادہ سا مطلب ڈبونا یا غوطہ لگانا ہے۔ اِس لیے بپتسمہ میں ایک شخص اپنے اِیمان کے اقرار
کی بنیاد پر باپ، بیٹے اور رُوح القدس کے نام میں ظاہری طور پر پانی کا بپتسمہ لیتا ہے (متی 28:18-20)۔
بپتسمہ میں کوئی شخص مسیح کے ساتھ اپنے عہد کی وابستگی پر مہر لگاتا ہے اور خُداوند کی وفادار خدمت کی اپنی
عوامی گواہی کا آغاز کرتا ہے(اعمال 9:10-22)۔

بپتسمہ کس چیز کی علامت ہے؟

1۔ مسیح کی زندگی، موت اور اُس کے جی اُٹھنے کے ساتھ اتحاد (رومیوں 6:1-6؛ گلتیوں 3:27؛ کلسیوں 2:12)۔

2۔ گناہوں کا دھونا (مرقس 1:4؛ اعمال 22:16)۔

3۔ کلیسیا کے دُوسرے اراکین کے ساتھ اِیمان کے اقرار کی بنیاد پر کلیسیا میں داخلے یا دعوت نامہ (اعمال 2:37-42؛ عبرانیوں 10:22-23؛ رومیوں 10:9-10؛ 1-تیمتھیس 6:12؛ افسیوں 4:4-6)۔

4۔ رُوح القدس کا حصول(اعمال 2:38، 19:5-6؛ 1-کرنتھیوں 12:13)۔

5۔ نئے اِیمان دار کا اپنے خُداوند مسیح کی مکمل فرماں برداری اور عقیدت کے ساتھ اپنی زندگی میں نئے انداز سے چلنے کا عہد (رومیوں 4:6؛ اعمال 2:41-42)۔

کس کو بپتسمہ لینا چاہیے؟

''وہ لوگ جو اصل میں خُدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرتے اور ہمارے خُداوند یسوع مسیح پر اِیمان لاتے اور اُس کی فرماں برداری کرتے ہیں، صرف وہی لوگ اِس ساکرامنٹس کو پورا کرنے اہل ہیں۔'' (2LCF Ch28 Pa2)

خُداوند یسوع مسیح نے حکم دیا کہ بپتسمہ کی بنیاد اِیمان کے اقرار پر مبنی ہونی چاہیے (متی 28:18-20)۔

نئے عہد نامہ میں بپتسمہ کی تمام مثالیں اُن لوگوں کی ہیں جنھوں نے ظاہری طور پر اپنے اِیمان کا اقرار کیا (اعمال 8:36-37، 10:43-48)۔

جہاں پورے گھرانے سمیت بپتسمہ لینے کا ذکر ہوا ہے، وہاں اِس بات پر یقین کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ اُس میں ناراستوں کو شامل کیا گیا (اعمال 16:14-15، 31-33)۔

اگر بپتسمہ مسیح کے ساتھ متحد ہونے، گناہوں سے پاک ہونے، کلیسیا میں داخل ہونے، رُوح القدس سے معمور ہونے اور خدمت کا عہد کرنے کی علامت ہے تو یہ تصور کرنا ناممکن ہے کہ اِس کا اطلاق ایک غیر اِیمان دار پر کیسے کیا جا سکتا ہے، اِسے اِس نشان پر لاگو کرنا ہوگا جو ابھی تک نہیں ہوا۔

کیوں کچھ کلیسیائیں بچوں کو بپتسمہ دیتی ہیں؟

وہ کلیسیائیں عہد جدید کے بپتسمہ کو عہد عتیق کے ختنہ سے جوڑتی ہیں، ابرہامی عہد میں لڑکوں کے لیے یہ ایک ابتدائی رسم تھی، اُن کا خیال ہے کہ جس طرح پرانے عہد میں بچے ختنہ کے وسیلہ سے داخل ہوتے اُسی طرح نئے عہد میں وہ بپتسمہ کے وسیلہ سے داخل ہوتے ہیں۔ تاہم کلام مقدس واضح طور پر عہد عتیق کے ختنہ کو بپتسمہ سے نہیں جوڑتا بلکہ نئی پیدایش کو بپتسمہ سے جوڑتا ہے؛ عہد عتیق میں وہ ظاہری طور پر بدن کا ختنہ کراتے، لیکن عہد جدید میں ہم باطنی طور پر رُوح کے وسیلہ اپنے دل کا ختنہ کرتے ہیں (استثنا 10:16 ؛

رومیوں 2:25-29؛ کلسیوں 2:11)

کلامِ مقدس میں ختنہ اور بپتسمہ کے درمیان کوئی بھی صحیفائی (Scriptural) تعلق نہیں۔ خُدا کے عہد میں شامل لوگ اب کوئی مخصوص نسل یا گروہ نہیں ہیں، بلکہ یہ ہر قوم، قبیلہ اور اہل زبان میں سے چنے ہوئے لوگ ہیں جو خُداوند یسوع پر اِیمان رکھتے ہیں۔ اب نئے سرے سے پیدا ہونے والے لوگ اِیمان کے وسیلہ سے خُدا کے مقدسین اور اُس کی جماعت میں شامل ہیں، اور اُنھوں نے بپتسمہ کے وسیلے اُسے پہن لیا ہے جو اِیمان کی علامت ہے (افسیوں 2:11-22)۔

بپتسمہ کا بائبلی طریقہ کیا ہے؟

> ''یسوع مسیح کے حکم اور رسولوں کی مشق کے مطابق بپتسمہ باپ، بیٹے اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ لینے والے فرد کو مکمل طور پر پانی میں ڈبونے یا غوطہ دینے سے ہوتا ہے۔ (کیٹی کزم A100) (متی 3:16؛ یوحنا 3:23؛ متی 28:19-20؛ اعمال 8:38، 10:48؛ رومیوں 6:4؛ کلسیوں 2;12)۔''

کیا اِیمان دار کے لیے بپتسمہ ضروری ہے؟

ہمارے پاس عہد جدید میں ایک مثال موجود ہے جس میں ایک شخص نے نجات حاصل کی لیکن اُس کے پاس بپتسمہ لینے کا وقت نہیں تھا، وہ شخص یسوع مسیح کے ساتھ مصلوب کیا گیا ڈاکو تھا (لوقا 23:43)۔ تاہم یہ مثال ہمیں مسیحی کے لیے بپتسمہ کی اہمیت کے بارے میں کچھ نہیں بتاتی۔ بہر حال اُس ڈاکو کے پاس اچھے کام کرنے، کلیسیا کا رُکن بننے، عبادت کے لیے جمع ہونے اور کلامِ مقدس کو سننے کا وقت نہیں تھا۔ تاہم، پھر بھی اِن تمام چیزوں کو ایک اِیمان دار کے لیے ضروری سمجھ سکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر بپتسمہ بہت ضروری ہے:

1) مسیح نے اِس کا حکم دیا، اُس نے اپنے نئے عہد میں لوگوں کو شامل کرنے کے لیے اِس ساکرامنٹ کو مقرر کیا (متی 28:19)۔

2) یسوع نے یوحنا اصطباغی سے یردن میں بپتسمہ لے کر اِس کا نمونہ قائم کیا، یہ گناہ گاروں کی

شناخت اوراُس کی اپنی صلیبی موت اور جی اُٹھنے کی نشان دہی کرتا ہے(متی 3:13-17)۔

3) یہ وہ لمحہ ہوتا ہے جب ہم پہلی بار شخصی طور پر خُدا کا نام اوراُس کی برکت حاصل کرتے ہیں (متی 19:28)۔

4) یہ مسیح کے ساتھ ہمارے اتحاد اور گناہ سے پاکیزگی کی علامت ہے، اور اپنے اِیمان کے ظاہری اقرار کی وساطت سے کلیسیا میں ہمارے آغاز اور ہماری زندگیوں میں رُوح کی مکمل معموری کی ابتدا ہوتی ہے۔

5) یہ ہمارے اِیمان کا ظاہری اقرار اور مسیح میں نئی زندگی گزارنے کا عہد ہوتا ہے۔

لٰہذا بپتسمہ مسیح کے کسی بھی وفادار پیروکار کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

عشائے ربّانی کیا ہے؟

عشائے ربّانی عہد جدید کا ایک ساکرامنٹ ہے، جس کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کا ہونا بہت ضروری ہے:

- ایک مخصوص کلیسیا مقامی کا ہونا (1- کرنتھیوں 1:2)
- خُداوند کے دن منایا جانا (1- کرنتھیوں 11:25-26؛ اعمال 20:7)
- مل کرضیافی کھانا کھانا (1- کرنتھیوں 11:20-22، 33-34)
- روٹی اور مے کا ہونا (1- کرنتھیوں 11:23-26)
- مسیح کے تمام خادموں میں تقسیم کیا جائے (1- کرنتھیوں 11:24)
- اِس میں جمع شدہ کلیسیا مسیح کے بدن اوراُس کے خون کے وسیلہ اپنی رُوحانی نشو ونما کو ظاہر کرتی ہے(1- کرنتھیوں 10:16-17، 11:24-25)
- مسیح کی موت اور گناہ کے لیے اُس کے کفارہ کا اعلان کرنا(1- کرنتھیوں 11:26)

عشائے ربّانی کو خود مسیح نے قائم کیا، جس نے اپنے لوگوں سے کہا کہ وہ اُس کی یادگاری، اُس پر اپنے اِیمان کی تجدید اوراُس کے ساتھ گہری رُوحانی رفاقت کے لیے یہ منایا کریں، اِس عمل میں روٹی اور مے اُس کے ساتھ گہری رفاقت کو ظاہر کرتی ہیں(متی 26:26-30؛ مرقس 14:22-26؛ لوقا 22:17-23)۔

یہ فضل کے حصول کا ایک ذریعہ ہے جس میں خُداوند ہمیں کسی بھی دُوسرے طریقہ سے زیادہ اپنے قریب لاتا ہے، وہ ہمیں اپنے دلوں میں اِیمان کے وسیلے شکرگزاری کے ساتھ اِسے منانے کی دعوت دیتا ہے (1-کرنتھیوں 10:16-17)۔

یہ اُن لوگوں کے لیے ہے جنھوں نے اِیمان کے وسیلہ اقرار کر کے بپتسمہ لیا اور کلیسیا کی رُکنیت میں شامل ہو چکے ہیں، اور اپنے ساتھی اِیمان داروں کے ساتھ وفادار رفاقت میں چل رہے ہیں۔

اعمال 2:38-42 کے مطابق یہ ایک مقدس عمل ہے، جس کے سنجیدہ نتائج شخصی اور کلیسیائی دونوں سطحوں پر مرتب ہوتے ہیں، جب اِیمان دار نامناسب طور پر پاک عشا میں شامل ہوتے ہیں، تو وہ اِس عمل کی سنگینی کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں (1-کرنتھیوں 11:17-34)۔

(پاک عشا میں اِستعمال ہونے والے اجزا میں کسی طرح کی کوئی تبدیلی نہیں آتی اور نہ ہی اُن میں کوئی مخفی طاقت شامل ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح بپتسمہ میں بھی اُس ساکرامنٹ کی قدرت رُوحانی ہوتی ہے اور یہ تب ہی معنی خیز ہوتی ہے جب اِس میں شامل ہونے والا اپنے اِیمان اور اپنے پھلوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

سیکنڈ لندن کنفیشن آف فیتھ سے

اِس ساکرامنٹ میں شامل ہونے والے ظاہری طور پر دیدنی اجزا میں شامل ہوتے ہیں، یقیناً اِس کے ساتھ ساتھ وہ اِیمان کے وسیلہ باطنی طور پر بھی اِس میں شامل ہوتے ہیں، نہ صرف بدنی اور جسمانی طور پر بلکہ رُوحانی طور پر بھی، وہ مسیح کی صلیب کا حصہ بنتے ہیں اور اُس کی موت کی وساطت سے تمام بخششوں کو حاصل کرتے ہیں (2LCF Ch30 Pa7)۔

سوالات

1۔ پانی چھڑکنے اور بائبلی بپتسمہ میں کیا فرق ہے؟

2۔ اگر آپ کسی کو بپتسمہ کی دعوت دیتے ہیں اور وہ آپ سے پوچھتا ہے کہ اِس کا کیا مطلب ہے، تو آپ اُسے کیا جواب دیں گے؟

3۔ عشائے ربّانی کی کیا اہمیت ہے؟ ایک مسیحی کو اِس میں کیسے شامل ہونا چاہیے، اور اُسے اِس

سے کیا فوائد حاصل کرنے چاہئیں؟

مزید مطالعہ کے لیے

1. Baptism and Church Membership, Bill James (Evangelical Press)
2. Should Babies be Baptised? T.E Watson (Grace Publications)
3. The Lord's Supper is a Celebration of Grace, Gordon J Keddie (Evangelical Press)
4. The Lord's Supper as a Means of Grace: More Than a Memory, Richard C. Barcellos (Mentor)
5. Covenant Feast: Reflections on the Lord's Table, J.Ryan Davidson (Broken Wharfe)

ابھی مجھے کیا کرنا چاہیے؟

اپنے آپ سے پوچھیں: کیا میں مسیحی ہوں؟

اگر ایسا ہے تو کیا میں مقامی کلیسیا کا بپتسمہ یافتہ رُکن ہوں، کیا میں ہر خُداوند کے دن اُس کے فضل میں شامل ہوتا ہوں، اور کیا میں خُدا کی محبت میں مسیح کی مانند بن رہا ہوں؟ اگر ایسا نہیں ہے تو یہ آپ کی ثابت قدمی، رُوحانی نشوونما اور بہ حیثیت مسیحی اُن تمام آزمایشوں کا سامنا کرنے میں بہت تشویش ناک ہے جن کا آپ کو ابھی سامنا ہے۔

اگر آپ مسیحی نہیں ہیں تو یاد رکھیں کہ یہ زندگی اور موت اور جنت اور جہنم کا معاملہ ہے۔ فوراً ہی رُوح القدس کی قدرت کے وسیلہ یسوع مسیح کی وساطت سے خُدا کو تلاش کریں۔

اگر آپ مزید مطالعہ کرنا چاہتے ہیں، یا ایک مقامی بائبلی چرچ کی تلاش کر رہے ہیں تو مشاورت اور مدد کے لیے مقامی ناشرین سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

مترجم کے بارے میں

آپ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۴ء کو گوجرانوالہ کے ایک گاؤں آٹاوہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول آٹاوہ سے حاصل کی۔ میٹرک کرنے کے بعد پاکستان آرمی کے شعبہ الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ (EME) میں بہ طور وہیکل مکینک شمولیت اختیار کی۔ پاکستان آرمی میں رہتے ہوئے اپنی پیشہ ورانہ خدمت کے ساتھ ساتھ اپنے تعلیمی سفر کو بھی جاری رکھا۔ وہاں رہتے ہوئے آپ نے ایف۔اے، بی۔اے، ایم۔اے (اُردو، تاریخ)، بی۔ایڈ، اور ایم۔ایڈ کی ڈگریاں مکمل کیں۔ ۲۰۲۲ء میں آپ نے یونی ورسٹی آف سیالکوٹ سے ایم فل کی ڈگری مکمل کی۔ مارچ ۲۰۲۳ء میں آپ نے اسلام آباد سے اپنی پی ایچ ڈی (اُردو) کی ڈگری کا آغاز کر دیا۔

۲۰۰۶ء میں آپ نے اپنے مسیحی تعلیم کے سفر کا آغاز کیا۔ آپ نے پاکستان بائبل کارسپانڈنس سکول سے انگریزی اور اُردو بائبل کورسز مکمل کیے، گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری (پریسبیٹیرین سکول آف ڈسٹنٹ لرننگ) سے ڈپلومہ آف تھیالوجی، فیتھ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ سے بی۔ٹی۔ایچ، ایم۔ڈیو، اور ڈاکٹر آف منسٹری کی ڈگریاں مکمل کیں۔ اس کے علاوہ آپ نے بچوں کی تربیت کا آن لائن کورس (SSCM) امریکہ سے مکمل کیا۔

مارچ ۲۰۲۰ء میں آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے امریکہ کے ایک بائبل کالج نے آپ کو ڈاکٹر آف ڈونٹی کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔ آپ کلائمب انسٹیٹیوٹ پاکستان کے پریزیڈنٹ اور وننگ سولز سکول آف تھیالوجی کے پرنسپل کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ جہاں پر پورے پاکستان سے طلبا و طالبات خط و کتابت کے ذریعے بائبل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے جسمانی تربیت کا سرٹیفکیٹ (PACES) مکمل کیا۔ اِس کے علاوہ آپ نے نسٹ (NUST) یونی ورسٹی سے ملحق الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ کالج اسلام آباد سے ٹینک الضرار (Al-Zarar) کی خصوصی تربیت حاصل کی۔

۲۰۰۵ء میں آرمی کی سروس کے دوران آپ کی زندگی میں ایک حادثہ پیش آیا جس کی وجہ سے آپ نے اپنی زندگی خُداوند کو دے دی۔ ۲۰۰۹ء میں آپ کی مخصوصیت بہ طور مبشر پاسٹر کنگ سلے (انگلینڈ) نے کی اور آپ نے اپنے خدمتی سفر کا آغاز کر دیا۔

۱۶ اکتوبر ۲۰۰۹ء میں آپ کی شادی اپنی خالہ زاد سے ڈسکہ میں ہوئی۔ آپ کی بیوی پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر ہیں۔ خُدا نے آپ کو دو خوبصورت بیٹیوں (جینفر فیاض اور جیسیکا فیاض) اور ایک بیٹے ابرہام یشوع سے نوازا ہے۔

۲۰۱۲ء میں آپ نے وننگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز کا آغاز کیا۔ ۲۰۱۵ء میں آپ نے آرمی کی سروس کو خیر باد کہہ کر کل وقتی خدمت کا فیصلہ کیا۔ اب آپ بائبل اور مسیحی لٹریچر کی مفت تقسیم، بائبل سکول، سنڈے سکول، تعلیم بالغاں برائے خواتین، فری میڈیکل کیمپ، مسیحی بچیوں کے لیے سلائی اور پارلر کی تربیت اور یتیم بچوں کے لیے مفت تعلیم جیسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ دی گڈ شیپرڈ سکول کے پرنسپل ہیں۔ جہاں مسیحی بچوں کے لیے تعلیم و تربیت کا عمدہ بندوبست کیا جاتا ہے۔ یہاں مسیحی بچوں کو دُنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹھوس بائبلی تعلیم سے بھی لیس کیا جاتا ہے۔ آپ کی زندگی کا مقصد مسیحی قوم کے بچوں کو رُوحانی اور معاشرتی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اور بالغ بنانا ہے۔

کتاب ''مسیحی مبادیات'' مسیحی ایمان کی بنیادی اور اساسی سچائیوں کے بارے میں سکھاتی ہے۔

یہ کتاب اُن تمام قارئین کے لیے ہے جو کلامِ مقدس کی بنیادی سچائیوں کو جاننے کی کوشش کر رہے ہیں، چاہے اُنھوں نے ابھی تک یسوع کو قبول نہیں کیا یا وہ نومرید ہیں یا کلیسیائی رُکنیت حاصل کرنے کے خواہاں ہیں یا محض وہ یسوع مسیح کے حیرت انگیز فدیہ کے متعلق اور زیادہ علم حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یہ کتاب بارہ اسباق پر مشتمل ہے۔ اگر آپ دُوسروں کے ساتھ گروہی صورت میں اِس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو اِسے بارہ سیشنز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

www.brokenwharfe.com